﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد14

جمعۃ المبارک 23/مارچ2007ء

03/ربیع الاوّل 1428 ہجری قمری ✿ 23/امان 1386 ہجری شمسی

شمارہ12

میری پیروی کرو

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو مسجد نبوی کے آخری حصہ میں کھڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا: آگے آؤ اور میری پیروی کرو اور جو لوگ ہمیشہ پیچھے کھڑے ہوتے ہیں اللہ بھی انہیں پیچھے کر دے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف حدیث نمبر 662)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی والہام سے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ تُو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا۔

ہماری دینی تالیفات جواہرات تحقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں۔

”چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوّے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا۔ بجز بعض خطوط کے جو فضول یا غیر ضروری سمجھے گئے۔ اور یہ سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔ اور ہر ایک مہینے میں غالباً تین سو سے سات سو یا ہزار تک خطوط کی آمد و رفت کی نوبت پہنچتی ہے۔

پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔ چنانچہ اُس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے تُو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لئے موت درپیش ہے۔ اور فرمایا کہ جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اُس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ اور اُس خداوند خدا نے مجھے بشارت دی کہ مَیں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھالوں گا مگر تیرے سچے متبعین اور محبّین قیامت کے دن تک رہیں گے اور ہمیشہ منکرین پر اُنہیں غلبہ رہے گا۔

یہ پانچ طور کا سلسلہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا۔ اگرچہ ایک سرسری نگاہ والا آدمی صرف تالیف کے سلسلہ کو ضروری سمجھے گا اور دوسری شاخوں کو غیر ضروری اور فضول خیال کرے گا مگر خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ سب ضروری ہیں اور جس اصلاح کے لئے اُس نے ارادہ فرمایا ہے وہ اصلاح بجز استعمال ان پانچ طریقوں کے ظہور پذیر نہیں ہوسکتی۔ اگرچہ یہ تمام کاروبار خدا تعالیٰ کی خاص امداد اور خاص فضل پر چھوڑا گیا ہے اور اس کے انجام پہنچانے کے لئے وہی کافی اور اُسی کے مبشّرانہ وعدے اطمینان بخش ہیں۔ لیکن اُسی کے حکم اور تحریک سے مسلمانوں کو امداد کی طرف دلائی جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کے تمام نبی جو گزر چکے ہیں مشکلات پیش آمدہ کے وقت پر توجہ دلاتے رہے ہیں۔ سو اُسی توجہ دہی کی غرض سے کہتا ہوں کہ یہ بات ظاہر ہے کہ ان پنجگانہ شاخوں کے احسن طریق اور وسیع طور پر جاری رہنے کے لئے کس قدر مسلمانوں کی جمہوری امداد درکار ہے۔ مثلاً ایک تالیف کے ہی سلسلہ کو غور کرکے دیکھو کہ اگر ہم پوری پوری اشاعت کی غرض سے اس خدمت کو اپنے ذمّہ لیں تو اس کی تکمیل کے لئے کیا کچھ مالی وسائل کی ہمیں ضرورت پڑے گی۔ کیونکہ اگر درحقیقت تکمیل اشاعت ہی ہماری غرض ہے تو ہمارا مدّعا یہ ہونا چاہئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بُری تعلیموں سے متاثر ہوکر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں۔ اور ہر وقت یہ امر ہماری مدّنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سمّ قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس مدّعا کا بوجہ اکمل واتم اس طور سے حاصل ہونا ہرگز ممکن نہیں کہ ہم ہمیشہ یہی امر پیش نہاد خاطر رکھیں کہ ہماری کتابیں فروخت کے ذریعہ سے شائع ہوتی رہیں۔ اور محض فروخت کے طور پر کتابوں کو شائع کرنا اور نفسانی ملونی کی وجہ سے دین کو دنیا میں گھسیڑ دینا نہایت نکمّا اور قابل اعتراض طریق ہے جس کی شامت کی وجہ سے نہ ہم جلدی سے اپنی کتابیں دنیا میں پھیلا سکتے ہیں اور نہ کثرت سے وہ کتابیں لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ بلاشبہ یہ بات سچ اور بالکل سچ ہے کہ جس طرح ہم مثلاً ایک لاکھ کتاب کو مفت تقسیم کرنے کی حالت میں صرف بیس روز میں وہ سب کتابیں دُور دُور ملکوں میں پہنچا سکتے ہیں اور عام طور پر ہر ایک فرقہ میں اور ہر جگہ پھیلا سکتے ہیں اور ہر ایک حق کے طالب اور راستی کے متلاشی کو دے سکتے ہیں، ایسی اور اس طرح کی اعلیٰ درجہ کی کارروائی قیمت دینے کی حالت میں شاید بیس برس کی مدت تک بھی ہم نہیں کرسکیں گے۔ فروخت کی حالت میں کتابوں کو صندوق میں بند کرکے ہم کو خریداروں کی راہ دیکھنا چاہئے کہ کب کوئی آتا ہے یا خط بھیجتا ہے۔ اور ممکن ہے اس انتظار دراز کے زمانہ میں ہم آپ ہی اس دنیا سے رخصت ہو جائیں اور کتابیں صندوقوں میں بند کی بند ہی رہیں! سو چونکہ فروخت کا دائرہ نہایت تنگ اور اصل مدّعا کا سخت حارج اور چند سال کے کام کو صدہا برسوں پر ڈالتا ہے اور مسلمانوں میں سے ایسا کوئی فراخ حوصلہ اور عالی ہمّت امیر بھی اب تک اس طرف متوجہ نہیں ہوا کہ ہماری تالیفات جدیدہ کے بہت سے نسخے خرید کرکے محض للہ تقسیم کیا کرتا اور اسلام میں عیسائی مشن کی طرح کوئی ایسی سوسائٹی بھی نہیں جو اس کام کے لئے مدد دے سکے اور عمر کا بھی اعتبار نہیں تاہم لمبی عمر کی امید پر کسی دور دراز وقت کے منتظر رہیں۔ لہٰذا مَیں نے اپنی تالیفات میں ابتدا سے التزامی طور پر یہی مقرر کر رکھا ہے کہ جہاں تک بس چل سکتا ہے بہت سا حصہ کتابوں کا مفت تقسیم کر دیا جائے تا جلدی سے اور عام طور پر یہ کتابیں جو سچائی کے نور سے بھری ہوئی ہیں دنیا میں پھیل جائیں۔ مگر چونکہ میری ذاتی مقدرت ایسی نہیں تھی کہ مَیں اس بارِ عظیم کو تن تنہا اٹھا سکتا اور دوسری شاخوں کے مصارف عظیمہ بھی اس شاخ کے ساتھ لاحق تھے۔ اس لئے یہ کام طبع تالیف کا ایک حد تک چل کر آگے رُک گیا جو آج تک رُکا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کی تمام شاخوں کو ایک ہی نظر سے دیکھا ہے اور بہ نظر مساوات ان سب کی تکمیل اور ان سب کا قیام چاہتا ہے لیکن ان پنجگانہ شاخوں کے مصارف اس قدر ہیں کہ جن کے لئے مخلصین کی خاص توجہ اور ہمدردی کی ضرورت ہے۔ اگر مَیں ان دینی مصارف کی مفصّل حقیقت لکھوں تو بہت طول ہو جائے گا۔ مگر اے بھائیو تم نمونہ کے طور پر صرف واردین اور صادرین کے ہی سلسلہ پر ہی نظر ڈال کر دیکھو کہ اب تک سات سال کے عرصہ میں ساٹھ ہزار کے قریب یا اس سے کچھ زیادہ مہمان آیا ہے۔ اب تم اندازہ کر سکتے ہو کہ ان عزیز مہمانوں کی خدمت اور دعوت اور ضیافت میں کیا کچھ خرچ ہوا ہوگا اور اُن کے سرما اور گرما کے آرام کے لئے ضروری طور پر کیا کچھ بنانا پڑا ہوگا۔ بے شک ایک دور اندیش آدمی تعجب میں پڑے گا کہ اس قدر گروہ کثیر کی مہمانداری کے تمام لوازم اور مراتب وقتاً فوقتاً کیونکر انجام پذیر ہوئے ہوں گے اور آئندہ کس بناء پر ایسا بڑا کام جاری ہے۔ ایسا ہی وہ بیس ہزار اشتہار جو انگریزی اور اُردو میں چھاپے گئے اور پھر بارہ ہزار سے کچھ زیادہ مخالفین کے سرگروہوں کے نام رجسٹری کرا کر بھیجے گئے اور ملک ہند میں ایک بھی ایسا پادری نہ چھوڑا جس کے نام وہ رجسٹری شدہ اشتہار نہ بھیجے گئے ہوں۔ بلکہ یورپ اور امریکہ کے ممالک میں بھی یہ اشتہارات بذریعہ رجسٹری بھیج کر حجت کو تمام کر دیا گیا۔ کیا ان اخراجات پر غور کرنے سے یہ تعجب کا مقام نہیں کہ اس بضاعت مزجاۃ کے ساتھ کیونکر تحمّل ان مصارف کا ہو رہا ہے۔ اور یہ تو بڑے بڑے اخراجات ہیں اگر ان اخراجات کو ہی جانچا جائے کہ جو ہر مہینہ میں خطوط کے بھیجنے میں اٹھانے پڑتے ہیں تو وہ بھی ایسی رقم کثیر نکلے گی جس کے مسلسل جاری رہنے کے لئے ابھی تک کوئی امدادی سبیل نہیں اور جو لوگ سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر حق کی طلب کی غرض سے اصحاب الصفّہ کی طرح میرے پاس ٹھہرنا چاہتے ہیں ان کے گزارہ کے لئے بھی مجھے آسمان کی طرف نظر ہے اور مَیں جانتا ہوں کہ ان پنجگانہ شاخوں کے قائم رکھنے کی سبیل آپ وہ قادر مطلق نکال دے گا جس کے ارادہ خاص سے اس کارخانہ کی بناء ہے مگر بہ نظر تبلیغ ضروری ہے کہ قوم کو اس سے مطلع کر دیں“۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 23 تا 29)

اداریہ

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا

23/مارچ کا دن جماعت احمدیہ عالمگیر میں 'یوم مسیح موعود علیہ السلام' کے طور پر منایا جاتا ہے۔آج سے 118 سال قبل 23/مارچ (1889ء) کو ہی ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے شہر لدھیانہ کے محلّہ جدید میں حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اور اس کی وحی کے مطابق سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا اور پہلے روز چالیس افراد نے آپ کے ہاتھ پر ''بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت'' کی سعادت پائی۔اور اس کے ساتھ ہی گویا سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈال دی گئی۔

اس سے قبل یکم دسمبر 1885ء کو بیعت کی دعوت دیتے ہوئے حضور علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا اور پھر 12/جنوری 1889ء کو دس شرائط بیعت بھی شائع فرمائیں۔یہ دس شرائط بیعت گویا ہر احمدی مسلمان کی زندگی کا ایسا لائحۂ عمل ہے جسے ہمیشہ پیش نظر رکھنا اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی بھر پور سعی کرتے چلے جانا ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے۔اسی سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 4/مارچ 1889ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کے اغراض ومقاصد کو نہایت جامعیت کے ساتھ بیان فرمایا اور گویا شرائط بیعت میں مذکور امور کی ہی مزید تفصیل وتشریح بیان فرمائی۔اسی میں خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کا بھی ذکر فرمایا جن میں اس گروہ کی ترقی اور کثرت اور برکت اور اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ عطا کئے جانے اور ان کی قبولیت اور نصرت کی نہایت درجہ عظیم الشان بشارتیں دی گئی ہیں۔

اشتہار یکم دسمبر 1888ء اور دس شرائط بیعت کے ساتھ ساتھ اس اشتہار کا بھی ایک ایک لفظ روح القدس کی خاص تائیدات و برکات کا آئینہ دار ہے۔اس کے ایک ایک حرف سے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی دین اسلام کی سربلندی کے لئے بے مثال غیرت اور جذبہ وجوش، بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی، محبت الٰہی، آپ کی اولوالعزمی، بلند ہمتی، اپنی جماعت سے بہت ارفع واعلیٰ توقعات اور خدائی وعدوں پر کامل و پختہ یقین صاف چھلکتا اور چمکتا دمکتا دکھائی دیتا ہے۔خدا تعالیٰ کی وحی کے چشمہ سے فیضیاب اس نورانی تحریر کے چند جملے ملاحظہ ہوں۔آپ فرماتے ہیں:

''یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو۔اور وہ......ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں...... بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں۔اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے......خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے......سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا......اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا......ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے......وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا......''۔

اس مبارک تحریر کا ایک ایک لفظ کس شان سے پورا ہوا اور ہوتا چلا جا رہا ہے یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ایک قطرہ اللہ کے فضل سے دریا بن چکا ہے۔حضور علیہ السلام نے جس غرض سے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی وہ بلاشبہ بہت عظیم اور بہت جوانمردی کا کام ہے اور غیر معمولی قربانیوں کا متقاضی ہے۔انسان کے بس میں نہیں کہ وہ خود ان عظیم مہمات دینیہ کو انجام دے سکے اور ''سچے ایمان اور سچی پاکیزگی'' کو حاصل کر سکے اور ہر قسم کی ''گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی'' کو چھوڑ کر ''محبت مولا'' کی راہوں پر ثابت قدمی سے گامزن ہو سکے۔بنی نوع انسان کی اس فطری کمزوری پر حضور علیہ السلام کی نظر تھی چنانچہ آپ نے ساتھ ہی حق کے طالبوں کو یہ بشارت دی کہ:

''جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ مَیں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل وجان تیار ہوں گے''۔

حضور علیہ السلام کے یہ کلمات طیبات ہم جیسے کمزوروں کے لئے بڑا سہارا ہیں۔آج گو حضور علیہ السلام جسمانی طور پر تو ہم میں موجود نہیں مگر آپ ہی سے کئے گئے الٰہی وعدوں کے مطابق آپ کی خلافت کا بابرکت سلسلہ جماعت میں قائم ہے جس کے ذریعہ سے تمام وہ احمدی جو خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے کامل اطاعت اور محبت واخلاص کا دلی تعلق رکھتے ہیں وہ مسیح پاک علیہ السلام کی ان دعاؤں اور روحانی توجہات کے فیض سے حصہ پاتے ہیں۔اور خلافت احمدیہ سے وابستہ ''اس سلسلہ کے کامل متبعین'' ہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس ''دوسرے سلسلہ والوں'' پر جو خلافت سے وابستہ نہیں ہیں ''ہر یک قسم کی برکت میں'' غلبہ عطا فرما رہا ہے اور انہیں قبولیت اور نصرت عطا ہو رہی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورِ خلافت کے آغاز سے ہی شرائط بیعت کے حوالہ سے ہم احمدیوں کی ذمہ داریوں کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے خطبات وخطابات کا ایک ایمان افروز اور روح پرور سلسلہ جاری فرمایا۔یہ خطبات وخطابات ''شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں'' کے عنوان سے کتابی صورت میں بھی اُردو اور انگریزی میں طبع ہو چکے ہیں۔ان کا بغور اور بار بار مطالعہ اور ان نصائح کے مطابق اپنی زندگیوں کو سنوارنے کی سعی کرنا ہم سب کا فرض ہے۔آیئے 23/مارچ کے اس دن جو اس سلسلہ کا یوم تاسیس ہے ایک دفعہ پھر اپنے اس عہد کو تازہ کریں اور اس سلسلہ کے قیام کے اغراض ومقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ اپنے پیارے امام کی ہدایات کے تابع ہر قسم کی پاک تبدیلیوں کو اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے کامل اتفاق و اتحاد کے ساتھ شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(نصیر احمد قمر)

اے مہدیٔ موعود تیرے نام کے صدقے

اے مہدیٔ موعود تیرے نام کے صدقے
صدقے تیرے پیغام کے الہام کے صدقے

جس کام میں تعلیم تیری مدنظر ہو
برکت ہے اُسی کام میں اُس کام کے صدقے

وہ جس نے محبت میں تیری جان فدا کی
اُس بندۂ خوش بخت خوش انجام کے صدقے

یہ عہد یہ ایّام مبارک ہیں مبارک
اِس عہد پہ قربان اِن ایّام کے صدقے

تبلیغ کا ہے عشق سا ہر پیر و جواں کو
انصار کے صدقے تیرے خدّام کے صدقے

محمود تیرا لختِ جگر نورِ نظر ہے
اسلام کے اِس بندۂ بے دام کے صدقے

ہے دَور تیری بزم میں عرفان کی مَے کا
اِک جام اِدھر بھی تیرے اِس جام کے صدقے

توفیق ہمیں خدمتِ اسلام کی بخشی
اِس لطف کے قربان اِس انعام کے صدقے

تسنیمؔ جہاں مہدیٔ موعود تھا بستا
اُس بستی کے اُس گھر کے دَر و بام کے صدقے

(میر اللہ بخش تسنیم)

بہار ہستی میں ہم تو جیسے کھلا کئے ہیں کھلا کریں گے
جو مٹنے والے ہیں اس چمن میں مٹا کئے ہیں مٹا کریں گے

وہ اور ہوں گے جو سیلِ دریا میں ڈوب مرنے کی ٹھان بیٹھے
ہم ایسی موجوں کی کشمکش میں بڑھا کئے ہیں بڑھا کریں گے

ہزار شعلے کرے فراہم یہ دہر برق و شرار بن کر
ہمارے اشکوں سے جو بھی الجھے بجھا کئے ہیں بجھا کریں گے

ہمیں ڈراتا ہے دشت ہستی کے خارزاروں سے کیا زمانہ
ہم ایسی راہوں پہ مسکرا کر چلا کئے ہیں چلا کریں گے

عدو جو چاہے تو آزما لے یہ دل پڑا ہے یہ جاں پڑی ہے
کہ ہم فنا کا شکار ہو کر جیا کئے ہیں جیا کریں گے

ازل سے اہل جنوں کی باتیں اگرچہ مصلحؔ ہیں بار محفل
مگر جو دل میں کھٹک رہی ہے کہا کئے ہیں کہا کریں گے

(مصلح الدین احمد راجیکی۔مرحوم)

شانِ مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

(تحریر: حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ)

معمورۂ عالم پر ظلمت طاری تھی جب سید ولد آدم، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ دنیا کا کوئی ملک بُت پرستی اور توہم پرستی سے خالی نہ تھا۔ یہود اپنے علماء واحبار کو اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ماننے لگ گئے تھے۔ نصاریٰ مسیح اور مریم کی پوجا کر رہے تھے۔ مادہ پرستی اور اشیاء پرستی کی کوئی حد نہ رہی تھی۔ سب دنیا بگڑ چکی تھی۔ اس وقت رحمتِ خدا نے چاہا کہ دُنیا میں پھر صداقت کا دَور دورہ ہو اور خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا۔ آپ نے عرب سے بُت پرستی اور شرک کو مِٹا کر توحید کو قائم کر دیا۔ اُس وقت کے شاہان کو حضورؐ نے بذریعہ خطوط حق پہنچایا اور اسلام کی تبلیغ کر دی۔ پھر خلفائے راشدین نے تبلیغ کا حق ادا کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تین صدیوں تک زمانہ خیر القرون رہا۔ اس کے بعد فیج اعوج کا ظہور ہوا اور تیرھویں صدی میں دُنیا پر ظلمت ہی ظلمت چھا گئی۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور یہ وعدہ پورا کیا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ثریا سے دوبارہ حقیقی ایمان اتارا۔ لاکھوں انسانوں کی ایک جماعت قائم کی جو کہ دنیا میں قرآن اور اسلام پھیلانے کے لئے جان، مال اور عزت قربان کر رہی ہے۔ مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (الاحزاب: 24)۔ بعض نے ان میں سے اسی جدوجہد میں اپنی جان دے دی ہے اور بعض انتظار کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر اسلام کو زندہ کیا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ نبی اور زندہ رسول ثابت کر دیا اور قرآن کریم کو خدا کی زندہ کتاب دکھا دیا۔

مجھے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں میں برسوں رہنے کی توفیق بخشی۔ مَیں جلسہ سالانہ 1893ء میں قادیان آیا تھا۔ 1894ء کا سال مجھے قادیان میں شروع ہوا۔ پھر 1895ء سے حضور کی وفات یعنی مئی 1908ء تک حضور کی خدمت میں رہا۔

قریباً روز حضورؑ کے مبارک مونہہ سے الٰہی کلمات طیبات سنے اور بہت سے نشانات حضور کے عہد مبارک میں پورے ہوتے دیکھے۔ آتھم کی پیشگوئی کا پورا ہونا اور قسم نہ کھانے کے بعد ساتویں ماہ میں اس کا مرنا۔ لیکھرام کا حسب پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قتل ہونا۔ جلسہ مذاہب اعظم لاہور کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون لکھنا۔ لاہور میں وہ مضمون پڑھا جانا اور اس کے غالب رہنے کی پیشگوئی کا پورا ہونا، خطبہ الہامیہ فی البدیہہ عربی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عجیب لہجے میں فرمانا۔ دسمبر کے سالانہ جلسوں میں بغیر کسی تصنّع اور تکلّف کے تقاریر کرنا، قادیان کی گلیوں میں چلنا پھرنا، وحی الٰہی کو ہر صبح سیر میں سنانا۔ کبھی مشرق کی طرف اور کبھی مغرب کی طرف سیر کو جاتے ہوئے کلمات طیبات احباب کو سنانا۔ وچھووالی آریہ سماج کے جلسہ میں مضمون کا ارسال فرمانا اور مجھ خاکسار سے مسجد مبارک میں وہ سارا مضمون سننا۔ اور جب آریوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین لیکچروں میں کی تو اس کے متعلق حضور کا غیرت آمیز الفاظ میں ناراضگی کا اظہار فرمانا کہ کیوں ہماری جماعت اس وقت اُٹھ کر جلسہ سے چلی نہیں آئی۔ حضورؑ کی زندگی مبارک میں 4/اپریل 1905ء کا زلزلہ آنا اور حضور کا باغ میں فروکش ہونا۔ طاعون کے دنوں میں حضور کا فرمانا کہ ہمارے مکان میں کسی چوہے کو بھی طاعون نہ ہوگی۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ قادیان کا طاعون جارف سے محفوظ رہنا، قادیان کے آریہ کا اخبار نکالنا اور ان کی تباہی کی پیشگوئی۔ اور پھر ائمۃ الکفر کا طاعون کا شکار ہونا۔ کس طرح پیر مہر علی شاہ کا مقابلہ میں آنا۔ اور اعجاز المسیح کا لکھنا۔ اور پیر صاحب کا سرقہ پکڑا جانا۔ کرم دین بھیں والے کا مقدمہ جہلم میں کرنا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سفر جہلم اور ہزاروں کا احمدیت میں داخل ہونا۔ حضورؑ کا مقدمات کے لئے گورداسپور میں قیام فرمانا۔ اور حضور کے مخالف ججوں کا تنزل اور تبدیل ہونا۔ مسجد مبارک کے آگے دیوار کا بنانا تاکہ مسجد میں آنے والوں کو تکلیف ہو اور پھر اس کا گرایا جانا۔ انکم ٹیکس کا مقدمہ اور محمد حسین بٹالوی کے مقدمات۔ لاہور میں لیکچر دینا۔ اور سیالکوٹ کے لیکچر میں کرشن ہونے کا دعویٰ فرمانا۔ یہ سب میرے چشم دید واقعات ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کا رنگ بھی مَیں نے دیکھا ہے۔ عربی میں کتاب لکھی جارہی ہے۔ بڑے بڑے علماء اور ادباء حضور کے چھپے ہوئے مضمون کے پروف دیکھ رہے ہیں۔ بعض الفاظ ان کو مستند لغات میں نہیں ملتے۔ حضورؑ سے عرض کرتے ہیں تو حضور فرماتے ہیں رہنے دو۔ خدا کی طرف سے اسی طرح بتایا گیا ہے۔ مسودہ نقل کرنے کے لئے کئی کئی کاتب دن رات کام کرتے ہیں۔ بعض کتب ڈیڑھ دن اور بعض چند دنوں میں لکھ کر چھپ کر تقسیم کر دی گئیں۔ حضور کو الہام الٰہی سے پیشگوئی بتائی جاتی ہے یا آئندہ واقعات دکھائے جاتے ہیں تو فوراً بذریعہ اشتہارات شائع فرما دیتے ہیں۔

"آئینہ کمالات اسلام" کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ ایک طرف اُردو میں اور دوسری طرف انگریزی میں۔ اور دنیا کے تمام زندہ لیڈران قوم، پادریوں، پنڈتوں، مولویوں کو دعوت دی کہ صرف اسلام ہی حق ہے اور باقی مذاہب سب باطل ہیں۔ اس کی سچائی اور صداقت میرے پاس رہنے سے معلوم کر سکتے ہو۔

اسی طرح حضورؑ عربی میں کتب لکھتے اور معیّن مدت تک مقابلہ کے لئے تحدّی کرتے اور چیلنج دیتے مگر کسی کو سکت نہ تھی کہ مقابل میں آئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک رات میں چالیس ہزار عربی الفاظ اور لغت کے مادے سکھائے گئے۔ تفسیر القرآن کے لئے تمام علماء کو چیلنج دیا کہ قرعہ کے ذریعہ سے کوئی رکوع قرآن کا نکال کر تفسیر لکھی جائے۔ مگر اس مقابلہ میں بھی کوئی نہ آیا۔

مَیں نے دیکھا ہے آپ کی تقریر اور تحریر دونوں میں نصرت الٰہی آپ کے شامل حال ہوتی۔ آپ کی طبیعت میں بالکل سادگی تھی۔ تصنّع اور تکلّف نام کو نہ تھا۔ مسجد میں مجلس میں بیٹھے ہوئے کئی دفعہ مونہہ سے سبحان اللہ کہتے تھے اور ران پر ہاتھ مارتے تھے۔

مَیں نے آپ کی ہر حالت پر غور کیا ہے۔ آپ اپنے مریدوں کے بڑے خیر خواہ اور ہمدرد تھے۔ جب بیعت لینے کے بعد دُعا کرتے تھے۔ مَیں نے آپ کے بالکل قریب ہو کر سنا کہ پہلے سورۃ فاتحہ پڑھتے، پھر درود شریف نماز والا پڑھتے۔ پھر یہ دعا مانگتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَثَبِّتْهُمْ عَلَى التَّقْوٰى وَالْاِيْمَانِ۔ آپ کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، گھر کے اندر باہر دوستوں سے سلوک کرنا، باتیں کرنا، ان کے ساتھ سیر کو جانا، کھانا، پینا، سونا، جاگنا، سفر حضر میں ہونا، مہمان نوازی اور مسافروں کی آسائش کا خیال رکھنا، تلطف اور مہربانی سے گفتگو کرنا سب خدا ہی کے لئے تھا۔

(روزنامہ الفضل قادیان 5/دسمبر 1941ء، صفحہ 10-11)

تحریک جدید کی عظمت و اہمیت اور مہتم بالشان مقاصد سے متعلق
بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بصیرت افروز ارشادات

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے: "میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی...... اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے" (خطبہ جمعہ 27/نومبر 1942ء)

❁ "میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اُسی کا ہے اور میں صرف اُس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اُسی کا ہے" (خطبہ جمعہ 15/نومبر 1935ء)

تحریک جدید کے اجراء کا مقصد: "تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دُعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو بھی ہلادیں۔ اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام "**تحریک جدید**" ہے۔

❁ "تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے وقف کر دیں اور اپنی عمر اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے" (خطبہ جمعہ 27/نومبر 1942ء)

تحریک جدید مستقل تحریک ہے: "تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے۔ (خطبہ جمعہ 18/نومبر 1938ء)

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

پیر مہر علی شاہ رکھ دیا جائے گا"۔

(روزنامہ "نوائے وقت" 26/جنوری 2004ء)

اب پیر صاحب کے سوانح نگار مولوی فیض محمد فیض جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف کے قلم سے حضرت مسیح موعودؑ کے تفسیر سورۃ فاتحہ لکھنے کے انعامی چیلنج 1900ء کے مقابل کھلی شکست کا احوال پڑھئے۔ فاضل سوانح نگار حضرت مسیح موعودؑ کے انعامی چیلنج کی تفصیل پر روشنی ڈالنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت بابوجی...... فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت دیوان سید محمد پاک پتن شریف کے اصرار پر حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کا ارادہ کیا لیکن پھر یہ کہہ کر دیوان صاحب سے معذرت خواہ ہوئے کہ میرے خیال تفسیر نویسی پر میرے قلب پر معانی و مضامین کی اس قدر بارش ہو رہی ہے جسے ضبط تحریر میں لانے کے لئے ایک عمر درکار ہوگی اور کوئی اور کام نہ ہو سکے گا"۔ (مہر منیر۔ صفحہ 245 اشاعت 1973ء)

ڈاکٹر سر محمد اقبال شاعر مشرق نے عقل کی "عیاری" اور بھیس بدلنے کی تلمیح اپنے کلام میں بیان فرمائی ہے جس کا ایک خوبصورت نمونہ اور دلچسپ بہانہ "پیر تسمہ پا" کے

درج بالا معذرت نامہ میں عجیب بہار دکھلا رہا ہے۔

اب کسی اور گواہی کی ضرورت ہی نہیں
جرم خود بول رہا ہے تری تحریر کے ساتھ

(سلیم کوثر)

❁❁❁❁❁❁

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

سوسال پہلے احمدیت کا معجزانہ انتشار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں

(سید ساجد احمد۔ امریکہ)

آج سے 118 سال قبل، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود، مہدی معہود علیہ السلام نے چالیس احباب کی بیعت لے کر جماعت احمدیہ کی بنا ڈالی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں اس جماعت نے اپنی ترقی کے مختلف نظارے دیکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر وتقریر میں وقتاً فوقتاً اپنی پیاری جماعت کی تعداد کا ذکر فرمایا، جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح یہ جماعت 19 سالوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مخالفت کے طوفانوں کے سامنے چالیس افراد کی معمولی تعداد سے بڑھ کر چار لاکھ کی حدوں کو پھلانگ گئی۔

جماعت احمدیہ کی بنیاد 23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں چالیس افراد کی بیعت سے رکھی گئی تھی۔ 1902ء کے آخر تک اس میں ایک لاکھ افراد شامل ہو چکے تھے۔ 1902ء میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا:

ہماری جماعت جواب تک ایک لاکھ تک پہنچی ہے سب آپس میں بھائی ہیں۔

(ملفوظات، 14/ کتوبر 1902ء جلد 3 صفحہ369)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی سال ایک اور موقع پر فرمایا:

’’ممالک مغربی و شمالی میں جہاں ہم کو تین آدمیوں کا بھی علم نہیں، مردم شماری کی رو سے نو سو (900) سے زائد آدمی ہیں اور یہ جماعت اب ایک لاکھ سے بھی بڑھ گئی ہے‘‘۔

(ملفوظات، 7 /نومبر 1902ء، جلد 4، صفحہ 185)

اسی سال ایک اور محفل میں فرمایا:

’’ان تین سالوں سے پیشتر ہماری جماعت صرف کئی سو تھی اور اب ان تین سالوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہوگئی‘‘۔

(ملفوظات، 28 نومبر 1902ء، جلد 4، صفحہ 237)

حساب لگانے سے علم ہوتا ہے کہ یہ تین سال ایسے تھے کہ ہر سال جماعت کی تعداد دگنے سے بھی زیادہ بڑھی۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ہی کچھ ایسے سال بھی آئے کہ جماعت ہر سال دوگنے سے زیادہ بڑھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دور سال 1900ء سے 1903ء کے سالوں پر پھیلا ہوٗا تھا جیسا کہ اگلے دو حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ 1903ء میں فرمایا:

یہاں اب ڈیڑھ لاکھ سے بھی تعداد زیادہ بڑھ گئی ہے۔

(ملفوظات، 3/جنوری 1903ء، جلد 4، صفحہ 358)

اسی سال کئی ماہ بعد فرمایا:

اس وقت ہماری جماعت قریباً تین لاکھ ہے۔

(ملفوظات، 5 جولائی 1903ء، جلد 6، صفحہ 40)

معلوم ہوتا ہے کہ ان سالوں کے بعد آنے والے سالوں میں جماعت اتنی تیزی سے نہیں بڑھی جیسا کہ اگلے حوالوں سے ظاہر ہے۔

1904ء میں فرمایا:

’’میں ایک تنہا آدمی گمنامی کی حالت میں قادیان میں جو ایک ویران گاؤں ہے پڑا تھا۔ مگر بعد اس کے ابھی دس برس گزرنے نہ پائے تھے کہ خدا تعالیٰ کے الہام کے موافق لوگوں کا رجوع ہوگیا۔ اور اپنے مالوں کے ذریعہ سے لوگ مدد بھی کرنے لگے یہاں تک کہ اب دو لاکھ سے بھی زیادہ ایسے انسان ہیں جو میری بیعت میں داخل ہیں‘‘۔ (لیکچر لاہور 3/ستمبر 1904ء روحانی خزائن جلد20صفحہ 192)

اسی سال پھر فرمایا:

’’جب نشان عذاب ظاہر ہوا اور ہزاروں جانیں پنجاب میں تلف ہوگئیں اور اس ملک میں ایک ہولناک زلزلہ پڑا تب بعض لوگوں کو ہوش آئی اور چند عرصہ میں دو لاکھ کے قریب لوگوں نے بیعت کر لی اور ابھی زور سے بیعت ہو رہی ہے کیونکہ طاعون نے ابھی اپنا حملہ نہیں چھوڑا‘‘۔

(لیکچر سیالکوٹ 2/نومبر 1904ء روحانی خزائن جلد20صفحہ 240)

1905ء میں فرمایا:

’’اس سلسلہ میں داخل ہونے والے دوفریق ہوں گے ایک پرانے مسلمان جن کا نام اوّلین رکھا گیا جو اب تک تین لاکھ کے قریب اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور دوسرے نئے مسلمان جو دوسری قوموں میں سے اسلام میں داخل ہوں گے یعنی ہندوؤں اور سکھوں اور یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں میں سے اور وہ بھی ایک گروہ اس سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے اور ہوتے جاتے ہیں‘‘۔

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخر 1905ء میں لکھنا شروع فرمائی، روحانی خزائن جلد21صفحہ 108)

اسی سال ایک اور جگہ فرمایا:

’’آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی‘‘۔

(لیکچر لدھیانہ 4نومبر1905ء روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 250)

آج سو سال بعد الحمدللہ کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے اس پیشگوئی کو کیسی شان وشوکت سے پورا ہوتے دیکھ چکے ہیں اور دیکھ رہے ہیں۔ اب یہ پہلے زمانوں کی طرح کوئی سنی سنائی بات نہیں بلکہ سفروں کی آسانی، ذرائع مواصلات کی کثرت اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی سہولت نے اسے حقیقت میں آنکھوں دیکھا نظارہ بنا دیا ہے۔

اسی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا:

’’میں اسی خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے اور باوجود اس شر اور طوفان کے جو مجھ پر اٹھا اور جس کی جڑ اور ابتدا اسی شہر سے اٹھی اور پھر دلّی تک پہنچی مگر اس نے تمام طوفانوں اور ابتلاؤں میں مجھے صحیح و سالم اور کامیاب نکالا۔ اور مجھے ایسی حالت میں اس شہر میں لایا کہ تین لاکھ سے زیادہ مرد وزن میرے مبائعین میں داخل ہیں اور کوئی مہینہ نہیں گزرتا جس میں دو ہزار، چار ہزار اور بعض اوقات پانچ ہزار اس سلسلہ میں داخل نہ ہوتے ہوں‘‘۔ (لیکچر لدھیانہ 4/نومبر 1905ء، روحانی خزائن جلد20صفحہ 258)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۶ء میں فرمایا:

’’میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے کہ میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی اور ایک جماعت ہندوؤں اور انگریزوں کی بھی مشرف باسلام ہوئی‘‘۔

(تجلیات الٰہیہ مارچ 1906ء روحانی خزائن جلد20صفحہ 397)

1907ء میں فرمایا:

’’اب میری جماعت میں تین لاکھ سے زیادہ آدمی ہیں‘‘۔

(قادیان کے آریہ اور ہم 20/ فروری 1907ء روحانی خزائن جلد20صفحہ 422)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے اپنی جماعت کو چالیس سے چار لاکھ ہوتے دیکھا، جو جماعت کے یوم تاسیس سے ایک ہزار گنا بڑھوتری ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْوبَارِکْ وَثَبِّتْ اَقْدَامَھُمْ۔

چند مفید ہومیو پیتھک نسخے

(مرسلہ: رانا سعید احمد خان ۔لندن)

یادداشت بڑھانے کا نسخہ

ماں باپ اکثر شکایت کرتے ہیں کہ ہمارا بچہ پڑھائی میں دھیان نہیں دیتا اور فوراً بھول جاتا ہے۔ اس صورت میں آپ فیرم فاس6x ،کلکیر یا فاس6x اور کالی فاس6x ملا کر دیں، انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

سوتے میں ڈر کے لئے نسخہ

اگر بچے رات کو سوتے ہوئے ڈریں اور کہیں کہ بیڈ کے نیچے کوئی بھوت ہے یا دیوار پر کوئی چیز ہے یا پردے کے پیچھے کوئی کھڑا ہے ایسے بچوں کو آپ کالی فاس، کالی سلف، میگ فاس6x میں ملا کر تین بار دیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

جلد تھک جانے کے لئے نسخہ

اگر بچہ کھیل کود میں جلدی تھک جاتا ہو اور کھیلنے کے بعد نقاہت محسوس کرتا ہو، جسم میں بھی جان نہ ہو تو آپ پریشان نہ ہوں، ایسے بچوں کو کالی فاس اور میگ فاس 6x میں ملا کر دو ٹکیاں پانی میں گھول کر پلائیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ چند ہفتے تک یہ دوا دیں۔

بچے کو کھیلنے سے قبل آرنیکا اور برائیونیا200 کی طاقت میں ملا کر ہفتہ میں دو بار بھی دے سکتے ہیں۔

اگر بچہ صبح کے وقت نہایت سُست، تھکا ہوا ہو اور تیار ہونے میں دیر لگائے تو آپ چند ہفتے تک کالی فاس6x میں دیں۔

Immune System کو مضبوط کرنے کے لئے نسخہ

الرجی اور Hay Fever کے لئے اور عمومی امیون سسٹم (Immune System) کی طاقت کے لئے حفظ ما تقدم کے طور پر روزانہ 2 گولیاں فیرم فاس(Ferrum Phos)12x صبح کے وقت اور مینگنیم سلف(Manganum Sulph) دوپہر کو اور زنکم میور (Zincum Mur) سہ پہر کو اور دو گولیاں سلیشیا (Silicia) 12x سونے سے پہلے مسلسل چھ ہفتے تک دیں تو اللہ کے فضل سے دفاعی نظام طاقتور ہو جائے گا۔

چکن پاکس

چکن پاکس کی بیماری میں سلیشیا، کالی فاس اور فیرم فاس6x میں ملا کر دینا فائدہ مند ہوتا ہے۔

خسرہ

خسرہ کی علامات شروع ہوتے ہی ایلیم سیپا (Allium Sepa) دے دی جائے تو مفید ثابت ہوتی ہے۔ خسرہ میں عمومی طور پر سلفر بہت اچھا کام کرتی ہے۔ اگر جلن اور بے چینی بہت بڑھ جائے اور خدشہ ہو کہ بیماری اندرونی جھلیوں پر حملہ نہ کر دے تو سلفر کے علاوہ آرسینک مفید ہوتی ہے۔

مثانے میں تکلیف

اگر آپ کا بچہ آپ سے یہ کہے کہ امی جان مجھے مثانے میں درد ہے اور جلن ہوتی ہے اور بچہ سُست ہو اور ایسا محسوس ہو کہ بخار بھی ہو رہا ہے تو اپنے آپ بچے کو فوراً فیرم فاس(Ferrum Phos)6x میں دیں اور اس کے ساتھ میگ فاس(Mag.Phos) 6x ادل بدل کر دیں اللہ فضل کرے گا اور چند خوراکوں میں افاقہ ہوجائے گا۔ انشاءاللہ۔

(ماخوذ از رسالہ B.B.D. Germany ستمبر 2005ء)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس(30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس(45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ(65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے کامل پرتَو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے اپنوں اور غیروں کے لئے بے انتہا رحم کی بعض روشن مثالوں کا حسین تذکرہ۔

اپنے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر چلتے ہوئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سینہ ودل بھی لوگوں کے لئے ہمدردی اور رحم کے جذبات سے پُر تھا۔ آپؑ کی زندگی کے بعض واقعات کا تذکرہ۔

منڈی بہاؤالدین کے قریب ایک گاؤں میں ایک احمدی کی شہادت کا دلگداز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 2/مارچ 2007ء بمطابق 2/امان 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

گزشتہ خطبے میں مَیں نے آنحضرت ﷺ کے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے کامل پرتَو ہونے کا کچھ ذکر کیا تھا کہ وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے رؤف ورحیم کہہ کر پکارا ہے، جو اپنوں اور غیروں کے لئے بے انتہا رحم کے جذبات لئے ہوئے تھا، آپؐ کی زندگی ان واقعات سے بھری پڑی ہے جب معمولی سے معمولی بات پر بھی آپؐ کا جذبہ رحم موجزن نظر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا درد دل میں محسوس کرتے ہوئے یہ رحمةٌ للعالمین اور رؤف ورحیم مخلوق کا درد دُور کرنے کے لئے بے چین ہو جاتا ہے۔ گزشتہ خطبہ میں، مَیں نے احادیث سے چند مثالیں پیش کی تھیں۔ آج چند اور احادیث پیش کروں گا۔ یہ مختلف مثالیں ہیں جو آپؐ کی سیرت کے اس پہلو پر روشنی ڈالتی ہیں۔ لیکن عقل کے اندھے پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ میں رحم کا جذبہ نہیں تھا۔ ہم دیکھیں گے کہ بعض ایسی معمولی باتیں ہیں جن پر دنیا کی نظر میں ایسے شخص کو جو اس مقام پر پہنچا ہو جہاں اس کے ماننے والے دیوانوں کی طرح سب کچھ اس پر قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہوں، ان باتوں کے کرنے کا کبھی خیال آ ہی نہیں سکتا۔ آپؐ کے ماننے والوں کا، مومنین کا آپؐ کے لئے جو جذبہ تھا وہ دنیا کی نظر میں شاید دیوانگی ہو لیکن عشق ومحبت کی دنیا میں یہ عشق ومحبت کی انتہا ہے۔ اس کی ایک مثال دیتا ہوں جس کو غیر نے بھی محسوس کیا اور اپنے لوگوں کو جا کر کہا کہ ان لوگوں کا تم مقابلہ نہیں کر سکتے جو اس دیوانگی کی حد تک آپؐ سے عشق کرتے ہیں کہ آپؐ کے وضو کے پانی کے قطروں کو زمین پر پڑنے سے پہلے ہی اُچک لیتے ہیں۔ اگر کوئی دنیا دار ہو تو اس اظہار کے بعد دوسروں کے لئے محبت ونرمی اور رحمت کے جذبات رکھنے کی بجائے خودسری اور خود پسندی میں بڑھ جائے۔ لیکن ہم قربان جائیں اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کہ آپؐ اس کے باوجود رحمت کے جذبے کے ساتھ اپنے لوگوں کو آرام پہنچانے کے لئے قربانیوں پر قربانیاں کر رہے ہیں، ان پر اپنی رحمت کے پر پھیلا رہے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے طریقے سکھا رہے ہیں۔ اس خیال سے بے چین ہو رہے ہیں کہ کہیں مجھ سے کسی کو کبھی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے میرا نام رحمة للعالمین رکھا ہے تو رحمتیں اور شفقتیں مجھ سے نکلنی چاہئیں اور دوسروں کو پہنچنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے مومنوں کے لئے رحمت ومغفرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں، ان کی تکلیفوں پر پریشان ہو رہے ہیں۔ کوئی ایسا نہیں جو اس نبی ﷺ کی رأفت اور رحمت کا رہتی دنیا تک مقابلہ کر سکے بلکہ اس کا عشر عشیر کیا، ہزارواں، لاکھواں حصہ بھی دکھا سکے۔ اس سراپا رحمت کا ایک واقعہ جو بظاہر معمولی لگتا ہے لیکن اپنے ایک معمولی چاکر کے لئے نرمی ورحمت کے جذبات کی ایک ایسی تصویر کھینچتا ہے جو بڑے بڑے نرم دل اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھنے والوں میں ہزارواں حصہ بھی نظر نہیں آ سکتا۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ حنین کے روز ایک مرتبہ میری وجہ سے نبی کریم ﷺ کا راستہ تنگ ہو گیا۔ اس وقت مَیں نے موٹے چمڑے کا جوتا پہنا ہوا تھا۔ میرا پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر آ گیا تو آپؐ نے اس کوڑے کے ساتھ جو آپؐ نے پکڑا ہوا تھا مجھے جلدی سے پیچھے ہٹایا اور کہا بسم اللہ۔ تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ راوی کہتے ہیں مَیں نے وہ رات اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے گزار دی۔ مَیں اپنے دل میں بار بار سوچتا تھا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ جب صبح ہوئی تو ایک شخص آیا اور پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ مَیں نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ مَیں یہاں ہوں اور ان کے ساتھ چل پڑا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تم نے کل اپنی جوتی سے میرے پاؤں کو لتاڑ ہی دیا تھا اور تم نے مجھے تکلیف پہنچائی تھی لیکن مَیں نے تمہیں کوڑے کے ساتھ اپنے پاؤں سے پیچھے کیا تھا۔ تو یہ جو ہلکا سا کوڑا مَیں نے تمہیں مارا تھا یہ، اسّی (80) دُنبیاں ہیں، بکریاں ہیں، بھیڑیں ہیں انہیں اس کے بدلہ میں لے لو۔

(السیرة الحلبیة جلد3 صفحہ336 باب ما یذکر فیہ صفة ﷺ الباطنة وان شارکه فیها غیره۔ المکتبة الاسلامیه بیروت)

تو دیکھیں اس رحمة للعالمین کا اپنے چاکروں سے کیا حسن سلوک ہے۔ تکلیف بھی آپؐ کو پہنچی ہے۔ اس تکلیف سے اپنے پاؤں کو آزاد کروانے کے لئے ہلکے سے کوڑے کے اشارے سے دوسرے کا پاؤں پیچھے ہٹایا ہے تو ساری رات آپؐ کے دل میں یہ خیال رہا کہ چاہے یہ ہلکا سا کوڑا ہی سہی۔ مَیں نے یہ کیوں مارا۔ اس سے اس کو تکلیف پہنچی ہو گی۔ اپنی تکلیف کا کوئی احساس نہیں رہا۔ جس کو کوڑا مارا وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہے۔ وہ ساری رات سو نہیں سکا کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ لیکن یہ سراپا رحمت صبح اٹھ کر کہتے ہیں کہ تمہیں میرے ذریعہ سے تھوڑی سی جو تکلیف پہنچی تھی یہ اس کا بدلہ ہے۔ یہ اسّی (80) بھیڑیں ہیں یہ لے لو۔

پھر دیکھیں آپؐ کی مجلس میں آنے والے ایک بدّو کا رویّہ جو ادب آداب سے بالکل نابلد تھا بلکہ لگتا ہے لوگ سیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ ان لوگوں کو اپنے اکھڑ پن پر بہت زیادہ فخر تھا۔ لیکن اس رویّہ کے

باوجود کیا شفقت کا سلوک تھا جو آپؐ نے اس سے فرمایا اور اس کی حاجت براری فرمائی۔ روایت میں آتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نبی ﷺ کی معیت میں تھا۔ آپؐ نے ایک موٹے کنارے والی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ ایک بدّو نے اس چادر کو اتنے زور سے کھینچا کہ اس کے کناروں کے نشان آپؐ کی گردن پر پڑ گئے۔ پھر اُس نے کہا اے محمد! (ﷺ) اللہ کے اس مال میں سے جو اس نے آپؐ کو عنایت فرمایا ہے ان دو اونٹوں پر لاد دیں کیونکہ آپؐ نہ تو مجھے اپنے مال میں سے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیں گے۔ پہلے تو نبی کریم ﷺ خاموش رہے۔ پھر فرمایا۔ اَلْمَالُ مَالُ اللّٰہِ وَاَنَا عَبْدُہٗ ۔مال تو اللہ ہی کا ہے اور مَیں اس کا بندہ ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اس کا بدلہ تم سے لیا جائے گا۔ بدّو نے کہا: نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ کیوں؟ تم سے بدلہ کیوں نہیں لیا جائے گا۔ اس بدّو نے کہا اس لئے کہ آپؐ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔ اس پر نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے ایک اونٹ پر جَو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دی جائیں۔ (الشفاء لقاضی عیاض ۔الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ ...... الفصل واماالحلم صفحہ 74۔جلد اول دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) تو دونوں لاد دیئے۔ یہ بدّو بھی کوئی بے وقوف نہیں تھا۔ اسے پتہ تھا کہ جو چاہے آپؐ کے سامنے بول لوں۔ جیسا بھی سلوک کرلوں اس سراپا رحمت کی طرف سے صرف عفو اور درگزر اور رحمت کا اظہار ہی ہونا ہے۔

پھر مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف ہر وقت متوجہ رکھنے کے لئے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لیتے رہیں آپؐ مختلف طریقوں سے توجہ دلاتے تھے۔ پہلی قوموں پر جو سماوی آفات کے ذریعہ سے عذاب آتے رہے اور جس کے ذریعہ سے ان کے نام ونشان صفحۂ ہستی سے مٹ گئے ان کا کیونکہ آپؐ کو سب سے زیادہ احساس تھا اور خیال فرماتے تھے کہ مجھے ماننے والے یا ارد گرد کے رہنے والے آج بھی کسی غلطی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے نہ آ جائیں۔ اس لئے جب بھی ہوا یا آندھی یا بارش کو دیکھتے تو خود بھی اللہ تعالیٰ کا رحم طلب کرتے، دعاؤں میں لگ جاتے اور مسلمانوں کو بھی نصیحت فرماتے کہ اس کا رحم طلب کرو کہ یہ ہوا، آندھی یا بارش جو آ رہی ہے یہ کہیں اللہ تعالیٰ کا غضب لانے والی، عذاب لانے والی نہ ہو۔ پس جب بھی ہوا یا بارش دیکھتے تو اللہ تعالیٰ کا رحم طلب فرماتے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہوا کو بُرا بھلا نہ کہا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو کہ رحمت اور عذاب دونوں کو لاتی ہے۔ لیکن اللہ سے اس کی خیر چاہا کرو اور جب اسے دیکھو اللہ سے اس کی خیر چاہا کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

(سنن ابن ماجه۔کتاب الادب باب النہی عن سبّ الريح حديث نمبر 3727)

عطاءؓ بن ابی رباح نے حضرت عائشہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس دن میں ہوا چلتی، بادل آتے تو آپؐ کے چہرے پر اس کے آثار نظر آتے اور آپؐ کبھی تشریف لاتے اور کبھی چلے جاتے۔ یعنی پریشانی میں ٹہلتے رہتے۔ جب بارش ہوتی تو اس کی وجہ سے آپؐ خوش ہو جاتے اور پریشانی آپؐ سے جاتی رہتی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: مجھے اس بات کا ڈر رہتا ہے کہ یہ کوئی عذاب نہ ہو جو میری امّت پر مسلّط کر دیا جائے۔ اور آپؐ بارش کو دیکھ کر کہتے کہ اب رحمت ہے۔

(صحيح مسلم کتاب صلاة الأستسقاء باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم ۔حديث نمبر 1968)

اس سراپا رحمت نے اس موقع پر خود بھی دعائیں کیں اور جو دعائیں سکھائیں۔ وہ ایک دو میں یہاں نمونۃً پیش کرتا ہوں۔ ایک دعا آپؐ نے آندھی، ہوا، بارش اور طوفانوں کو دیکھ کر یہ سکھائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّمَا فِیْھَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔ (صحيح مسلم كتاب صلاة الاستسقاء باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر) کہ اے اللہ مَیں تجھ سے اس کی ظاہری و باطنی خیر و بھلائی چاہتا ہوں اور وہ خیر بھی چاہتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور مَیں اس کے ظاہری و باطنی شر سے اور اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

پھر ایک دعا آپ نے یہ سکھائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجْأَۃِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سُخْطِکَ ۔(صحيح مسلم كتاب الرقاق باب اكثراهل الجنة الفقراء واكثر اهل النار النساء و بيان الفتنة بالنساء) کہ اے اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہونے سے، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے، تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

پھر دیکھیں اِس سراپا رحمت نے ایک غریب عورت کو جو قریب المرگ تھی، اپنی رحمت اور دعاؤں سے نوازنے کے لئے کیا سلوک فرمایا اور پھر وفات کے بعد بھی اس کے لئے مغفرت کی دعا کی اور رحمت کے جذبات کا اظہار فرمایا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابوامامہؓ نے بتایا کہ مدینہ کی بیرونی بستیوں کی غریب عورت بہت بیمار پڑ گئی۔ نبی کریم ﷺ اس کی صحت کے بارے میں صحابہؓ سے دریافت فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ اگر یہ خاتون فوت ہو جائے تو اُس وقت تک اس کو دفن نہ کرنا جب تک مَیں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھ لوں۔ چنانچہ وہ فوت ہوگئی۔ رات کے وقت فوت ہوئی اور صحابہ اس کا جنازہ رات گئے مدینہ لائے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سویا ہوا پایا۔ انہوں نے آپؐ کو جگانا پسند نہیں کیا۔ چنانچہ انہوں نے اس کی نماز جنازہ خود ہی پڑھی اور جنت البقیع میں دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس خاتون کے بارے میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اسے تو دفن کر دیا، وہ رات فوت ہوگئی تھی۔ ہم آپؐ کے پاس آئے تھے مگر آپؐ کو سوئے ہوئے پایا تو ہم نے آپؐ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ چنانچہ آپؐ وہاں گئے اور قبرستان میں جا کر اس کی قبر جو آپؐ کو دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ وہاں کھڑے ہوگئے۔ صحابہؓ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ اور آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

(سنن النسائی کتاب الجنائز باب الصلاةعلی الجنازة بالليل حديث نمبر 1969)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا اگر کسی کے بارے میں کہوں کہ مَیں جنازہ پڑھاؤں گا۔ مجھے بتا دینا تو بتا دیا کرو۔ ویسے بھی بتانا چاہئے کہ اگر تم میں سے کسی کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو جب تک مجھے آگاہ نہ کرو گے مَیں اس وقت تک کیسے آ سکوں گا۔ میری دعا فوت شدہ کے لئے باعث رحمت ہے۔ پھر آپؐ قبر پر تشریف لے گئے اور چار تکبیریں کہیں اور نماز جنازہ پڑھائی۔

(سنن ابن ماجه ۔کتاب الجنائز باب ما جاء فی الصلوٰۃ علی ا لقبر)

پھر بظاہر چھوٹی چھوٹی نیکیوں کا ذکر کر کے اپنی اُمّت کو ان نیکیوں کے بجا لانے کی طرف توجہ دلاتے تھے تا کہ وہ جس ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر سکیں اور اس کی رحمت سے حصہ لے سکیں، لے لیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے راستہ میں ایک درخت کی شاخ پڑی دیکھی تو اس نے کہا اللہ کی قسم! مَیں اس کو ضرور ہٹا دوں گا تا اس سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس پر اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(صحيح مسلم ۔ کتاب البر والصلةباب فضل ازالة الاذی عن الطريق حديث نمبر 6565)

اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کے اجر کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے رحمت کا سلوک فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ مَیں ہر عمل کی جزا دوں گا تو اس عمل کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ کوئی چھوٹی سے چھوٹی نیکی یا بڑی سے بڑی نیکی بغیر جزا کے نہیں چھوڑتا۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی راستے پر چلا جا رہا تھا اس کو شدید پیاس محسوس ہوئی اسے ایک کنواں نظر آیا۔ اس نے اُس میں اتر کر پانی پیا۔ جب وہ باہر نکلا تو اس نے ایک کتّے کو دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ اس کتّے کو بھی اسی طرح پیاس لگی ہے جس طرح مجھے لگی ہے۔ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے کو پانی سے بھر کر اپنے منہ کے ذریعہ سے اس کو پکڑا اور کتّے کو اس سے پانی پلایا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور اسے بخش دیا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہمارے لئے جانوروں میں بھی اجر ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا ہر جاندار میں اجر مقدر ہے۔

(بخاری کتاب الادب۔ باب رحمة الناس والبهائم)

پس کوئی بھی عمل ضائع نہیں ہوتا۔ ہر عمل جو نیک نیتی سے کیا جائے اللہ تعالیٰ اپنی رحیمیت کے صدقے ضرور اس کا بدلہ دیتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ مختلف طریقوں میں مجالس میں جب بیٹھے ہوتے تھے، آپؐ تشریف فرما ہوتے تھے، لوگ سوال کرتے تھے آپؐ جواب دیتے تھے اور تربیتی نصیحت بھی فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علیؓ کا بوسہ لیا اور آپؐ کے پاس اقرع بن حابس التمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اقرع نے کہا میرے دس بچے ہیں مَیں نے کبھی بھی ان میں سے کسی کو نہیں چوما۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا جو رحم نہیں کرتا، اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(بخاری کتاب الأدب باب رحمة الولد وتقبله ومعانقته ۔ حديث نمبر 5997)

بچوں کو پیار کرنا، ان کی تربیت کرنا یہ بھی ایک رحم کے جذبے کے تحت ہونا چاہئے۔ اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کے رحم کو سمیٹنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنے والی ہے۔

عبداللہؓ بن بُسْر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کے ہاں بطور مہمان تشریف لائے ہم نے آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جسے آپؐ نے تناول فرمایا۔ پھر آپؐ کے پاس کھجوریں لائیں گئیں آپؐ

انہیں کھاتے جاتے تھے اور اپنی دو انگلیوں سے (شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے) گٹھلیاں ایک طرف رکھتے جاتے تھے۔ پھر آپؐ کے پاس مشروب لایا گیا۔ جسے آپؐ نے پینے کے بعد اپنے دائیں ہاتھ بیٹھے ہوئے شخص کو دیا۔ میرے والد نے آپؐ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ آپؐ نے یہ دعا کی: اے اللہ! جو تو نے انہیں رزق عطا کیا ہے اس میں ان کے لئے برکت ڈال دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

(ترمذی کتاب الدعوات۔ باب فی دعاء الضیف۔ حدیث نمبر 3576)

آپؐ کو علم تھا کہ آپؐ کی دعا ان لوگوں کی زندگیاں بھی سنوارنے والی ہے اور عاقبت سنوارنے کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ اور شکر گزاری کے جذبات سے بھی آپؐ کا دل بھرا ہوا تھا۔ جو خدمت انہوں نے اس وقت کی اس کا تقاضا تھا کہ ان کو اس سے بہت بڑھ کر دیا جائے۔ اور آپؐ کی دعاؤں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل کو اور رحم کو سمیٹنے والی اور کیا چیز ہو سکتی تھی جس کی برکتیں ان کے بھی اور ان کی نسلوں کے بھی ہمیشہ کام آنے والی تھیں۔

وَضِیْن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ہم جاہل تھے اور بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے اور ہم اپنے بچوں کو قتل کیا کرتے تھے۔ میری ایک بیٹی تھی۔ جب وہ جواب دینے کی عمر کو پہنچی اور جب مَیں اُسے بلاتا تو وہ بڑی خوش ہوتی۔ ایک دن مَیں نے اسے بلایا تو وہ میرے پیچھے ہو لی۔ مَیں چلتا گیا یہاں تک کہ مَیں اپنے خاندان کے کنوئیں تک آ پہنچا جو زیادہ دور نہ تھا۔ چنانچہ مَیں نے اپنی بیٹی کو اس کے ہاتھ سے پکڑ کر اس کنوئیں میں پھینک دیا اور مَیں نے جو اس کی آخری آواز سنی وہ یہ تھی کہ وہ کہہ رہی تھی کہ اے میرے ابا! اے میرے ابا۔

رسول اللہ ﷺ رو پڑے۔ آپؐ کے آنسو آہستہ آہستہ بہنے لگے۔ اُس وقت رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں جو لوگ بیٹھے تھے اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو غمگین کر دیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم خاموش رہو، یہ مجھ سے ایسے معاملے کے بارے میں سوال کر رہا ہے جو اس کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ پھر آنحضور ﷺ نے کہا کہ اپنا قصہ دوبارہ مجھے سناؤ۔ چنانچہ اس نے سارا واقعہ دوبارہ سنایا۔ اس واقعہ کو دوبارہ سن کر آنحضورؐ کے آنسو آپ کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آپ کی داڑھی تک جا پہنچے۔ پھر آنحضورؐ نے اس کو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے اعمال سے درگزر فرمایا ہے۔ پس اب تم نئے سرے سے اعمال کا آغاز کرو۔ (سنن الدارمی باب نمبر 1۔ ما کان علیہ الناس قبل مبعث النبی عن الجھل والضلالۃ۔ حدیث نمبر 2)

یہ معاملہ اس کے لئے اہمیت کا حامل اس لئے تھا کہ وہ اس لئے حاضر ہوا تھا کہ کیا اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی میرے بخشے جانے کا، مجھ پر اللہ کی رحمت کے نازل ہونے کا، رحمت سے حصہ لینے کا کوئی امکان ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہالت کا زمانہ تھا وہ گزر گیا۔ اب نیک اعمال کرو گے، صالح عمل بجا لاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ پاتے چلے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے رحمت کے سامان فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہوں نے توبہ کی اور نیک عمل کئے، آئندہ کے لئے اگر وہ نیک اعمال کی ضمانت دیں تو ان کو مَیں بخش دوں گا۔

پھر عورتوں کے حقوق قائم کرنے کے لئے، ان سے رحم کا سلوک کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے ایک مثال دی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپؐ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں سے بھلائی سے پیش آیا کرو۔ عورت یقیناً پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی کے اوپر کے حصہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اور تم اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس تم عورتوں سے بھلائی سے ہی پیش آؤ۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ وذریۃ۔ حدیث نمبر 3331)

مقصد یہ ہے کہ جس کام کے لئے وہ بنائی گئی ہے، جس شکل میں وہ بنائی گئی ہے اسی سے اس سے کام لو گے تو بہتر رہے گی۔ پسلی کو سیدھا کرنے کی کوشش کریں تو پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور جس مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں یعنی انسان کے جسم کے اس حصہ کی حفاظت وہ نہیں کر سکتی جس میں دل بھی آتا ہے پھیپھڑے بھی ہیں یا اور چیزیں بھی ہیں۔ اسی طرح اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ اپنے گھروں کی حفاظت کرو، اپنے بچوں کی تربیت و نگہداشت صحیح طریقے سے کرو، ان کے پالنے کے صحیح سامان کرو تو عورت کو جس شکل میں وہ ہے اس سے کام لو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر عورتوں کو مورد الزام ٹھہرانا، ان کے نقص نکالنا، جھگڑے پیدا کرنا، مسائل پیدا کرنا یہ باتیں تمہارے گھروں کو بھی برباد کرنے والی ہے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھی محروم کرنے والی ہیں۔ اس لئے فرمایا اس سے اسی طرح کام لو جس طرح اس کی شکل ہے۔ اور ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے کسی مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے مطابق ہی اُس کو شکل عطا کی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا (النساء :37) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ کیونکہ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (لقمان:12) شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ وہ ہستی جس نے کائنات کو پیدا کیا، تمہارا رب ہے، تمہیں پالنے والا ہے۔ اپنی رحمانیت کے صدقے ہماری ضروریات کی تمام چیزیں اس نے مہیا کی ہیں۔ پس یہ چیز تقاضا کرتی ہے کہ اس بات پر اس کی شکر گزاری کرتے ہوئے اس کے آگے جھکو تا کہ اس کی رحیمیت سے بھی حصہ پاؤ، ورنہ تم اپنے آپ پر بڑا ظلم کرنے والے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر دوسروں کو اپنا ربّ سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے فیض پانے کی بجائے اس سے دور ہٹ رہے ہو گے، اپنی عاقبت خراب کر رہے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تمام گناہ بخش دوں گا لیکن شرک کا گناہ نہیں بخشوں گا۔ پھر فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (النساء :49) اللہ تعالیٰ اس گناہ کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اس کا کسی کو شریک بنایا جائے اور جو گناہ اس کے علاوہ ہیں ان کو جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحیمیت سے حصہ پانے کے لئے ہر قسم کے شرک سے، وہ ظاہری ہے یا مخفی ہے، بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو اس بارے میں کس طرح نصیحت فرمائی ہے کہ ہر قسم کے شرک سے بچتے رہیں، اس کا ایک روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ میں گدھے پر سوار تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے مجھے فرمایا اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ (یہ بھی صحابہ کا ایک طریقہ تھا۔) آپؐ نے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جب وہ یہ اعمال کر لیں تو وہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب ما یرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ۔ حدیث نمبر 4296)

لیکن بدقسمتی ہے کہ آجکل مسلمانوں کی بڑی تعداد مخفی شرک میں مبتلا ہے۔ گدی نشینوں، پیروں، فقیروں کے پاس جا کر یا قبروں پر جا کر دعائیں مانگتے ہیں۔ وہ بزرگ جن کی قبروں پہ جاتے ہیں ان کو اپنی نجات کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ بہت سارے ایسے ہیں جو اپنی ساری زندگی وحدانیت کی تعلیم دیتے رہے مگر ان کے مزاروں پر جا کر شرک کیا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کو جذب کرنے کے لئے، عذاب سے بچنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ جو ہر قسم کے شرک ہیں ان سے بچو۔ اور ہمارا ہر احمدی کا یہ بھی فرض ہے کہ اس کے خلاف ہمیشہ جہاد کرتا رہے۔ بعض احمدیوں میں بعض جگہوں پر یہ باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کو جادو ٹونے ٹوٹکے دَم دُرود کی طرف بہت زیادہ اعتقاد بڑھ گیا ہے جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے اس سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔

اب مَیں چند واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آپ کے سامنے رکھوں گا کہ آپ کا سینہ و دل لوگوں کے لئے ہمدردی کے جذبات سے کس طرح پُر تھا۔ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے، آپؐ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے آپؑ نے کیا نمونے دکھائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ باہر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کر کے تشریف لائے تو بہت سارے لوگ وہاں جمع تھے اُن لوگوں میں ایک سائل بھی تھا، سوالی جو سوال کیا کرتا تھا۔ اس نے سوال کیا آواز لگائی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کے رش کی وجہ سے صحیح طرح سے سن نہ سکے۔ تو جب اندر گئے تو احساس ہوا کہ سوالی نے ایک سوال کیا تھا تو آپ باہر آئے اور پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ تو چلا گیا ہے۔ پھر آپؑ اندر چلے گئے اس وقت کہا کہ اسے تلاش کرو یا پھر تھوڑی دیر کے بعد سوالی پھر آ گیا۔ آپؑ باہر آئے اس کی ضرورت پوری کی اور فرمایا میرا دل بڑا سخت بے چین تھا مَیں دعا مانگ رہا تھا کہ وہ دوبارہ آئے اور مَیں اس کی ضرورت پوری کر سکوں۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ72-73)

پھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی ایک واقعہ کابل کی آئی ہوئی ایک لڑکی کا بیان کیا۔ اس کی آنکھیں سخت دکھنے آ گئیں اور وہ دوائی نہیں لگواتی تھی۔ ایک دن اس کی ماں ڈاکٹر کے پاس لے کر گئی تو وہ دوڑ کر آ گئی کہ نہیں مَیں تو حضرت صاحب سے ہی علاج کرواؤں گی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش ہوئی اور روتی جاتی تھی اور اپنی آنکھوں کی درد اور سرخی کی تکلیف بیان کر رہی تھی۔ اور ساتھ ہی یہ درخواست بھی کر رہی تھی کہ آپ میری آنکھوں پر دم کر دیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دیکھا تو واقعی اس کی آنکھیں بڑی سخت تکلیف میں تھیں، دکھ رہی تھیں۔ آپؑ نے اپنا تھوڑا سا لعاب دہن انگلی پر لگا کے اس کی آنکھ پر رکھا اور دعا کی اور فرمایا: بچی جاؤ اب خدا کے فضل سے تمہیں یہ تکلیف کبھی نہیں ہوگی۔ چنانچہ وہ کہتی ہیں وہ تکلیف آئندہ مجھے کبھی نہیں ہوئی۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ283-284)

تو ہر وقت ہر ایک کے لئے بچہ ہو، چھوٹا ہو، بوڑھا ہو، آپؑ میں جذبۂ رحم تھا۔ جذبہ رحم کے تحت ہی آپؑ دعا بھی کرتے تھے، علاج بھی کرتے تھے اور ان کی تکلیفیں دور کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔

پھر حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا بچپن کا واقعہ ہے وہ سخت بیمار ہو گئے تو آپؑ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی دعا سنی اور الہام ہوا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَبٍّ رَّحِیْم یعنی تیری دعا قبول ہوئی اور خدائے رحیم و کریم اس بچے کے متعلق تجھے سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ میر صاحب صحت یاب ہوئے۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ286-287)

جہاں یہ قبولیت دعا کے واقعات ہیں وہاں جس رحم کے جذبے کے تحت آپؑ دعا مانگا کرتے تھے اس کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔

حضرت حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ 1907ء میں میرا دوسرا لڑکا عبدالحفیظ پیدا ہوا۔ تو ان دنوں میں عورتوں میں بچوں کی پیدائش کے بعد تشنج کی بیماری بہت زیادہ پھیلی ہوئی تھی تو میری بیوی کو بھی بیماری ہوئی۔ کہتے ہیں مَیں دوڑا دوڑا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے ایک دوائی دی۔ مَیں نے کھلائی۔ کوئی فرق نہیں پڑا۔ دوبارہ آ کر عرض کیا آپؑ نے دوسری دوائی دی۔ مَیں نے جا کر کھلائی اس سے بھی فرق نہیں پڑا۔ تیسری دفعہ بھی اسی طرح ہوا تو آپؑ نے فرمایا جو دنیاوی حیلے تھے وہ تو ختم ہو گئے۔ اب دعا کا ہتھیار باقی رہ گیا ہے۔ تم جاؤ اور مَیں اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ مَیں اس وقت تک اپنا سر نہیں اٹھاؤں گا، اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا چلا جاؤں گا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں تو اس کے بعد آ کر آرام سے سو گیا کہ اب مجھے کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھیکیدار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ صبح برتنوں کی آواز سے میری آنکھ کھلی تو دیکھا تو میری بیوی صحت یاب ہو کر آرام سے اپنے کام میں مصروف تھی۔

(ماخوذ از سیرت احمدؑ از قدرت اللہ سنوری صاحبؓ صفحہ204-206)

لوگوں سے ہمدردی اور ان کے لئے رحمت کے جذبات کا ایک اور واقعہ بھی اس طرح ہے۔

حضرت منشی زین العابدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میری شادی ہوئی، اولاد نہیں ہوتی تھی۔ اولاد ہوتی تھی اور وقت سے پہلے فوت ہو جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ پوچھا تو مَیں نے بتایا کہ یہ وجہ ہے۔ آپؑ نے کہا کہ حضرت خلیفہ اوّل سے اس کا علاج کروالو۔ مَیں نے کہا جی مَیں نے اُن سے علاج نہیں کرانا، بہت مہنگا علاج ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ کیا مجھ سے علاج کرواؤ گے؟ مَیں نے عرض کی۔ نہیں، علاج کی ضرورت نہیں۔ دعا کرواؤں گا۔ دیکھیں آپؑ کا جذبہ رحم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظہر کی نماز کے بعد کہا کہ اچھا اگر یہی ہے تو پھر آؤ دعا کرتے ہیں۔ دروازے کے باہر ہی کھڑے ہو گئے اور آپؑ نے دعا کرنی شروع کی اور وہ کہتے ہیں کہ عصر کی اذان تک رو رو کر دعا کرتے رہے اور آنسو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی داڑھی مبارک سے ٹپک کر کرتے پر گر رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں تو تھک کر دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ اور سوچتا رہا کہ مَیں نے کیوں تکلیف دی۔ نہ بھی اولاد ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن مجھے یہ تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا لمبی کرتے چلے گئے یہاں تک کہ جب آمین کہہ کر دعا ختم کروائی تو فرمایا کہ تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے اب تمہاری بیوی کی یہ جو بھی بیماری ہے ختم ہو گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پہلے جو حمل ہو گا اس میں بیٹا پیدا ہو گا۔ چنانچہ وہ ہوا اَور بچے بھی پیدا ہوئے۔ تو لوگوں کی ہمدردی کے جذبہ سے آپ اپنی تکلیف کا خیال نہیں کیا کرتے تھے۔ (ماخوذ از اصحاب احمد جلد 13 صفحہ94-95)

آپؑ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے یہی اخوت اسلامی کا منشاء ہے''۔

پھر آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں ''اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو''۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11-12)

پھر فرمایا ''تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ گویا کہ تم اس کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں''۔ حقیقی رشتہ دار کی تعریف بھی فرما دی کہ ماؤں کا رشتہ ہو۔ بعض دوسرے رشتوں میں تو بعض دفعہ دراڑیں آ جاتی ہیں لیکن ماں بچے کا رشتہ ایسا ہے جو ہمیشہ محبت و پیار اور شفقت کا رشتہ ہوتا ہے۔ اس طرح پیش آؤ جس طرح ماں کا رشتہ ہے۔

پھر فرمایا ''میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور مَیں نماز میں مصروف ہوں اور میرے کانوں میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو مَیں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار، مَیں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو''۔ یعنی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ جو اپنوں سے دکھاتے ہو۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ82۔ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے اور آپ کے غلام صادق نے اس زمانے میں جس طرح عمل کر کے، اس نصیحت پر چلتے ہوئے ہمیں دکھایا اور ہمیں نصیحت فرمائی ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے رحم اور ہمدردی کے جذبات ہمارے دل میں ہمیشہ رہیں اور بڑھتے رہیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ سمیٹنے والے ہوں۔

آخر میں ایک افسوسناک خبر کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ کل پاکستان میں منڈی بہاؤالدین کے علاقے کے ایک گاؤں سیرہ تحصیل پھالیہ میں ایک شہادت ہوئی ہے۔ محمد اشرف صاحب ایک احمدی نومبائع تھے۔ شاید دو تین سال، چار سال پہلے بیعت کی تھی۔ رابطہ تو ان کا دس بارہ سال سے تھا لیکن بیعت کی جب توفیق ملی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی استقامت اور ثبات قدمی دکھائی۔ ان کے خلاف اُس گاؤں میں جہاں یہ رہتے تھے بڑی سخت مخالفت کی ہوا چلی اور مولویوں نے ان کے خلاف لاؤڈ سپیکروں پر اعلان کرنا شروع کیا کہ قادیانیت کا یہ پودا، بُرائی کا پودا جو ہمارے گاؤں میں لگ گیا ہے اس کو جڑ سے اکھاڑ دو، نہیں تو یہ سارے گاؤں کو خراب کرے گا۔ کچھ عرصہ پہلے ان کی تبلیغ سے ایک اور شخص نے بھی بیعت کی تھی۔ اس کے بعد فضا میں اور زیادہ بڑی سخت مخالفت کی رو چل پڑی۔ ایک طوفان بے تمیزی کھڑا ہو گیا تھا کہ اس گاؤں میں کفر کا پودا لگ گیا ہے اور یہ بڑھ رہا ہے اس کو ابھی سے کاٹو۔ تو گزشتہ کل یا شاید پرسوں کسی وقت ایک بدبخت ہی کہنا چاہئے (کہنا کیا چاہئے بلکہ ہے ہی)۔ جو اس وقت پولیس میں حاضر سروس سب انسپکٹر ہے چھٹی پر گھر آیا ہوا تھا، یہ بھی اور وہ احمدی بھی جو ان کی تبلیغ سے نیا احمدی ہوا ہے ان کی دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے آتے ہی بندوق نکالی اور ان پر فائر کر دیا۔ پیٹ میں گولی لگی شہید ہو گئے اور اس نے اس قدر ظالمانہ فعل کیا کہ ہاتھ میں اس کے ٹوکہ یا کلہاڑی تھی، اس ٹوکے سے ان کی شہادت کے بعد ان کی گردن اور بازوؤں پر بھی وار کئے۔ دوسرے احمدی جو تھے انہوں نے وہاں سے بھاگ کر اپنی جان بچائی اور آ کے جماعت کو اطلاع دی۔ ان کے بھائیوں وغیرہ نے بھی ان سے تقریباً بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ ان کے بھائی کی بیٹی کی شادی تھی اور اس پر اسی وجہ سے ان کو نہیں بلایا ہوا تھا۔ ان کی ایک بیوہ ہے اور تین بچیاں ہیں۔ ان کی اپنی عمر شاید 46 سال تھی اور بڑی بیٹی کی عمر 10 سال ہے۔ ان کے تمام بچوں نے، فیملی نے بیعت کر لی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ ابھی تک تو جو اِن کے بھائی ہیں انہوں نے ان کی بیوہ اور بچوں کو آنے نہیں دیا۔ بہرحال یہ شرافت انہوں نے دکھائی کہ نعش جو ہے وہ جماعت کے سپرد کر دی اور آج ربوہ میں ان کی تدفین ہو گئی ہے۔

یہ بڑے دلیر اور نڈر آدمی تھے اور دعوت الی اللہ بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔ اور مونگ کے شہداء کی تصویروں کو دیکھ کر یہ کہا کرتے تھے کہ کاش خدا مجھے بھی ان خوش نصیبوں میں، ان شہیدوں میں شامل کر لے۔ تو یہ بات قرونِ اولیٰ کی یاد دلاتی ہے جب ایک موقع پر آنحضرت ﷺ مال تقسیم فرما رہے تھے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ حضور مَیں اس مال کے لئے تو مسلمان نہیں ہوا۔ میری تو یہ خواہش ہے کہ مَیں اللہ کی راہ میں قربان ہوں اور میرے حلق پر تیر لگے۔ جب وہ چلا گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر اس کی خواہش سچی ہے تو یہ پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد ایک جنگ میں وہ گئے اور عین حلق پہ ان کے تیر لگا اور وہاں انہوں نے شہادت پائی۔ تو اس کی بھی یقیناً خواہش سچی تھی جو اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ چین نصیب فرمائے، درجات بلند فرمائے انتہائی مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی بیوہ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کے لئے دعا بھی کریں۔ ابھی نمازوں کے بعد جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

دوستوں اور دشمنوں سے سلوک

(تحریر فرمودہ: حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

دوستوں سے سلوک

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسا دل عطا کیا تھا جو محبت اور وفاداری کے جذبات سے معمور تھا۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے کسی محبت کی عمارت کو کھڑا کر کے پھر اس کے گرانے میں کبھی پہل نہیں کی۔ ایک صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپ کے بچپن کے دوست اور ہم مجلس تھے مگر آپ کے دعویٰ مسیحیت پر آ کر انہیں ٹھوکر لگ گئی اور انہوں نے نہ صرف دوستی کے رشتہ کو توڑ دیا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشد ترین مخالفوں میں سے ہوگئے۔ اور آپ کے خلاف کفر کا فتویٰ لگانے میں سب سے پہل کی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں آخر وقت تک ان کی دوستی کی یاد زندہ رہی اور گو آپ نے خدا کی خاطر ان سے قطع تعلق کر لیا اور ان کی فتنہ انگیزیوں کے ازالہ کے لئے ان کے اعتراضوں کے جواب میں زوردار مضامین بھی لکھے۔ مگر ان کی دوستی کے زمانہ کو آپ کبھی نہیں بھولے اور ان کے ساتھ قطع تعلق ہو جانے کو ہمیشہ تلخی کے ساتھ یاد رکھا۔ چنانچہ اپنے آخری زمانہ کے اشعار میں مولوی محمد حسین صاحب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

قطعت ودادًا قد غرسناه فی الصبا

ولیس فُؤادی فی الوداد یُقصِّر

”یعنی تو نے تو اس محبت کے درخت کو کاٹ دیا جو ہم دونوں نے مل کر بچپن میں لگایا تھا مگر میرا دل محبت کے معاملہ میں کوتاہی کرنے والا نہیں ہے“۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم 1905ء)

جب کوئی دوست کچھ عرصہ کی جدائی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتا تو اسے دیکھ کر آپ کا چہرہ یوں شگفتہ ہو جاتا تھا جیسے ایک بند کلی اچانک پھول کی صورت میں کِھل جاوے۔ اور دوستوں کے رخصت ہونے پر آپ کے دل کو از حد صدمہ پہنچتا تھا۔ ایک دفعہ جب آپ نے اپنے بڑے فرزند اور ہمارے بڑے بھائی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب............ کے قرآن شریف ختم کرنے پر آمین لکھی اور اس تقریب پر بعض بیرونی دوستوں کو بھی بلا کر اپنی خوشی میں شریک فرمایا تو اس وقت آپ نے اس آمین میں اپنے دوستوں کے آنے کا بھی ذکر کیا۔ اور پھر ان کے واپس جانے کا خیال کر کے اپنے غم کا بھی اظہار فرمایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

مہماں جو کر کے الفت آئے بصد محبت

دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت

پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقتِ رخصت

یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے

گر سَو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے

یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

(درثمین اردو)

اوائل میں آپ کا قاعدہ تھا کہ آپ اپنے دوستوں اور مہمانوں کے ساتھ مل کر مکان کے مردانہ حصہ میں کھانا تناول فرمایا کرتے تھے اور یہ مجلس اس بے تکلفی کی ہوتی تھی اور ہر قسم کے موضوع پر ایسے غیر رسمی رنگ میں گفتگو کا سلسلہ رہتا تھا کہ گویا ظاہری کھانے کے ساتھ علمی اور روحانی کھانے کا بھی دستر خوان بچھ جاتا تھا۔ ان موقعوں پر آپ ہر مہمان کا خود ذاتی طور پر خیال رکھتے اور اس بات کی نگرانی فرماتے کہ ہر شخص کے سامنے دستر خوان کی ہر چیز پہنچ جائے۔ عموماً ہر مہمان کے متعلق خود دریافت فرماتے تھے کہ اسے کسی خاص چیز مثلاً دودھ یا چائے یا پان وغیرہ کی عادت تو نہیں اور پھر حتی الوسع ہر ایک کے لئے اس کی عادت کے مطابق چیز مہیا فرماتے۔ جب کوئی خاص دوست قادیان سے واپس جانے لگتا تو آپ عموماً اس کی مشایعت کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو میل تک اس کے ساتھ جاتے اور بڑی محبت اور عزت کے ساتھ رخصت کر کے واپس آتے تھے۔

آپ کی یہ بھی خواہش رہتی تھی کہ جو دوست قادیان میں آئیں وہ حتی الوسع آپ کے پاس آپ کے مکان کے ایک حصہ میں ہی قیام کریں۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ زندگی کا اعتبار نہیں۔ جتنا عرصہ پاس رہنے کا موقع مل سکے۔ غنیمت سمجھنا چاہئے۔ اس طرح آپ کے مکان کا ہر حصہ گویا ایک مستقل مہمان خانہ بن گیا تھا اور کمرہ کمرہ مہمانوں میں بٹا رہتا تھا۔ مگر جگہ کی تنگی کے باوجود آپ اس طرح دوستوں کے ساتھ مل کر رہنے میں انتہائی راحت پاتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ معززین جو آج کل بڑے بڑے وسیع مکانوں اور کوٹھیوں میں رہ کر بھی تنگی محسوس کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک ایک کمرہ میں سمٹے ہوئے رہتے تھے اور اسی میں خوشی پاتے تھے۔

قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب کے زمانہ کا ایک پھلدار باغ ہے جس میں مختلف قسم کے ثمر دار درخت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا کہ جب پھل کا موسم آتا تو اپنے دوستوں اور مہمانوں کو ساتھ لے کر اس باغ میں تشریف لے جاتے اور موسم کا پھل تڑوا کر سب دوستوں کے ساتھ مل کر نہایت بے تکلفی سے نوش فرماتے۔ اس وقت یوں نظر آتا تھا کہ گویا ایک مشفق باپ کے ارد گرد اس کی معصوم اولاد گھیرا ڈالے بیٹھی ہے۔ مگر ان مجلسوں میں کبھی کوئی لغو بات نہیں ہوتی تھی بلکہ ہمیشہ نہایت پاکیزہ اور اکثر اوقات دینی گفتگو ہوا کرتی تھی اور بے تکلفی اور محبت کے ماحول میں علم و معرفت کا چشمہ جاری رہتا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلقات دوستی کے تعلق میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ کی دوستی کی بنیاد اس اصول پر تھی کہ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ یعنی دوستی اور دشمنی دونوں خدا کے لئے ہونی چاہئیں، نہ کہ اپنے نفس کے لئے یا دنیا کے لئے۔ اسی لئے آپ کی دوستی میں امیر و غریب کا کوئی امتیاز نہیں تھا اور آپ کی محبت کے وسیع دریا سے بڑے اور چھوٹے ایک سا حصہ پاتے تھے۔

دشمنوں سے سلوک

قرآن شریف فرماتا ہے وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (سورۃ المائدۃ آیت 9) یعنی اے مسلمانو! چاہئے کہ کسی قوم یا فرقہ کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ان کے معاملہ میں عدل و انصاف کا طریق ترک کر دو۔ بلکہ تمہیں ہر حال میں ہر فریق اور ہر شخص کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرنا چاہئے۔ قرآن شریف کی یہ زرّیں تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا نمایاں اصول تھی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں کسی شخص کی ذات سے عداوت نہیں ہے بلکہ صرف جھوٹے اور گندے خیالات سے دشمنی ہے۔ اس اصل کے ماتحت جہاں تک ذاتی امور کا تعلق ہے آپ کا اپنے دشمنوں کے ساتھ نہایت درجہ مشفقانہ سلوک تھا۔ اور اشد ترین دشمن کا درد بھی آپ کو بے چین کر دیتا تھا۔ چنانچہ جیسا کہ آپ کے سوانح کے حالات میں گزر چکا ہے جب آپ کے بعض چچازاد بھائیوں نے جو آپ کے خونی دشمن تھے آپ کے مکان کے سامنے دیوار کھینچ کر آپ کو اور آپ کے مہمانوں کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا اور پھر بالآخر مقدمہ میں خدا نے آپ کو فتح عطا کی اور ان لوگوں کو خود اپنے ہاتھ سے دیوار گرانی پڑی تو اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وکیل نے آپ سے اجازت لینے کے بغیر ان لوگوں کے خلاف خرچہ کی ڈگری جاری کروا دی۔ اس پر یہ لوگ بہت گھبرائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک عاجزی کا خط بھجوا کر رحم کی التجا کی۔ آپ نے نہ صرف ڈگری کے اجراء کو فوراً رُکوا دیا بلکہ اپنے ان خونی دشمنوں سے معذرت بھی کی کہ میری لاعلمی میں یہ کارروائی ہوئی ہے جس کا مجھے افسوس ہے اور اپنے وکیل کو ملامت فرمائی کہ ہم سے پوچھے بغیر خرچہ کی ڈگری کا اجرا کیوں کروایا گیا ہے۔ اگر اس موقعہ پر کوئی اور ہوتا تو وہ دشمن کی ذلّت اور تباہی کو انتہا تک پہنچا کر صبر کرتا۔ مگر آپ نے ان حالات میں بھی احسان سے کام لیا اور اس بات کا شاندار ثبوت پیش کیا کہ آپ کو صرف گندے خیالات اور گندے اعمال سے دشمنی ہے، کسی سے ذاتی معاملات میں آپ کے دشمن بھی آپ کے دوست ہیں۔

اسی طرح یہ واقعہ بھی اوپر بیان ہو چکا ہے کہ جب ایک خطرناک خونی مقدمہ میں جس میں آپ پر اقدام قتل کا الزام تھا آپ کا اشد ترین مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی آپ کے خلاف بطور گواہ پیش ہوا اور آپ کے وکیل نے مولوی صاحب کی گواہی کو کمزور کرنے کے لئے ان کے بعض خاندانی اور ذاتی امور کے متعلق ان پر جرح کرنی چاہی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی ناراضگی کے ساتھ اپنے وکیل کو روک دیا اور فرمایا کہ خواہ کچھ ہو مَیں اس قسم کے سوالات کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور اس طرح گویا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر بھی اپنے جانی دشمن کی عزت و آبرو کی حفاظت فرمائی۔

اسی طرح جب پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق لاہور میں قتل ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع پہنچی تو گو پیشگوئی کے پورا ہونے پر آپ خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائے مگر ساتھ ہی انسانی ہمدردی میں آپ نے پنڈت لیکھرام کی موت پر افسوس کا بھی اظہار کیا اور بار بار فرمایا کہ ہمیں یہ درد ہے کہ پنڈت صاحب نے ہماری بات نہیں مانی اور خدا اور اس کے رسول کے متعلق گستاخی کے طریق کو اختیار کر کے اور ہمارے ساتھ مباہلہ کے میدان میں قدم رکھ کر اپنی تباہی کا بیج بو لیا۔

قادیان کے بعض آریہ سماجی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت مخالف تھے اور آپ کے خلاف ناپاک پراپیگنڈے میں حصہ لیتے رہتے تھے مگر جب بھی انہیں کوئی تکلیف پیش آتی یا کوئی بیماری لاحق ہوتی تو وہ اپنی کارروائیوں کو بھول کر آپ کے پاس دوڑے آتے اور آپ ہمیشہ ان کے ساتھ نہایت درجہ ہمدردانہ اور محسنانہ سلوک کرتے اور ان کی امداد میں دلی خوشی پاتے۔ چنانچہ ایک صاحب قادیان میں لالہ بڈھا مل ہوتے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت مخالف تھے۔ جب قادیان میں منارۃ المسیح بننے لگا تو ان لوگوں نے حکام سے شکایت کی کہ اس سے ہمارے گھروں کی بے پردگی ہوگی اس لئے مینارہ کی تعمیر کو روک دیا جائے۔ اس پر ایک مقامی افسر یہاں آیا اور اس کی معیت میں لالہ بڈھا مل اور بعض دوسرے مقامی ہندو اور غیر احمدی اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان افسر صاحب کو سمجھایا کہ یہ شکایت محض ہماری دشمنی کی وجہ سے کی گئی ہے ورنہ اس میں بے پردگی کا کوئی سوال نہیں۔ اور اگر بالفرض کوئی بے پردگی ہوگی تو اس کا اثر ہم پر بھی ویسا ہی پڑے گا جیسا کہ ان پر۔ اور فرمایا کہ ہم تو صرف ایک دینی غرض سے یہ مینارہ تعمیر کروانے لگے ہیں ورنہ ہمیں ایسی چیزوں پر روپیہ خرچ کرنے کی کوئی خواہش نہیں۔ اسی گفتگو کے دوران میں آپ نے اس افسر سے فرمایا کہ اب یہ لالہ بڈھا مل صاحب ہیں، آپ ان سے پوچھئے کہ کیا کبھی کوئی ایسا موقعہ آیا ہے کہ جب یہ مجھے کوئی نقصان پہنچا سکتے ہوں اور انہوں نے اس موقعہ کو خالی جانے دیا ہو۔ اور پھر انہی سے پوچھئے کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ انہیں فائدہ پہنچانے کا کوئی موقعہ مجھے ملا ہو اور مَیں نے اس سے دریغ کیا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس گفتگو کے وقت لالہ بڈھا مل اپنا سر نیچے ڈالے بیٹھے رہے اور آپ کے جواب میں ایک لفظ تک منہ پر نہیں لا سکے۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ایک مجسم رحمت تھا۔ وہ رحمت تھا اسلام کے لئے اور رحمت تھا اس پیغام کے لئے جسے لے کر وہ خود آیا تھا۔ وہ رحمت تھا اس بستی کے لئے جس میں وہ پیدا ہوا اور رحمت تھا دنیا کے لئے جس کی طرف وہ مبعوث کیا گیا۔ وہ رحمت تھا اپنے خاندان کے لئے اور رحمت تھا اپنے دوستوں کے لئے اور رحمت تھا اپنے دشمنوں کے لئے۔ اس نے رحمت کے بیج کو چاروں طرف بکھیرا۔ اوپر بھی اور نیچے بھی، آگے بھی اور پیچھے بھی، دائیں بھی اور بائیں بھی۔ مگر بدقسمت ہے وہ جس پر یہ بیج تو آ کر گرا مگر اس نے ایک بے خبر زمین کی طرح اسے قبول کرنے اور اُگانے سے انکار کر دیا“۔

(روزنامہ الفضل قادیان 5/دسمبر 1941ء صفحہ 4-5)

تاریخ احمدیت سے

اشتہار ''تکمیل تبلیغ'' اور لدھیانہ میں بیعت اولیٰ (1889ء)

بیعت کے لئے حکم الٰہی

اگرچہ مخلصین کے قلوب میں برسوں سے یہ تحریک جاری تھی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیعت لیں۔ مگر حضرت اقدس ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ ''لَسْتُ بِمَأمُوْرٍ'' یعنی مَیں مامور نہیں ہوں۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میر عباس علی صاحب کی معرفت مولوی عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کو صاف صاف لکھا کہ: ''اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض الی اللہ غالب ہے اور ...... چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں۔ اس لئے تکلّف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ مولوی صاحب اخوت دین کے بڑھانے میں کوشش کریں۔ اور اخلاص اور محبت کے چشمہ صافی سے اس پودا کی پرورش میں مصروف رہیں تو یہی طریق انشاءاللہ بہت مفید ہوگا''۔

آخر چھ سات برس بعد 1888ء کی پہلی سہ ماہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ یہ ربّانی حکم جن الفاظ میں پہنچا وہ یہ تھے۔ اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا۔ اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ۔ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔ یعنی جب تُو عزم کرلے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت (نظام جماعت کی) کشتی تیار کر۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔

بیعت کا اعلان

حضرت اقدس علیہ السلام کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب ویابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں۔ اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کا انتظار رہا کہ جو مخلصوں اور منافقوں میں امتیاز کر دکھلائے۔ سو اللہ جل شانہ نے اپنی کمال حکمت ورحمت سے وہ تقریب اسی سال نومبر 1888ء میں بشیر اوّل کی وفات سے پیدا کردی۔ ملک میں آپ کے خلاف ایک شور مخالفت برپا ہوا اور خام خیال بدظن ہو کر الگ ہو گئے لہذا آپ کی نگاہ میں یہی موقعہ اس بابرکت سلسلے کی ابتدا کے لئے موزوں قرار پایا اور آپ نے یکم دسمبر 1888ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے بیعت کا اعلان عام فرمادیا۔

اشتہار ''تکمیل تبلیغ وگزارش ضروری''

اس اعلان کے ساتھ جو بیعت سے متعلق پہلا اعلان تھا۔ حضور نے بیعت کے لئے معین رنگ میں کوئی خاص شرائط نہیں تحریر کئے تھے۔ مگر ادھر حضرت المصلح الموعود 12/جنوری 1889ء کو دس گیارہ بجے شب (بیت الذکر نمبر 1 کے زیر سقف کمرہ سے متصل مشرقی کمرہ میں) پیدا ہوئے۔ اُدھر آپ نے ''تکمیل تبلیغ'' کا اشتہار تحریر فرمایا اور اس میں بیعت کی وہ دس شرطیں تجویز فرمائیں جو جماعت میں داخلہ کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس طرح جماعت احمدیہ اور پسر موعود کی پیدائش توام ہوئی۔

یہ دس شرائط بیعت حضرت اقدس علیہ السلام کے الفاظ میں یہ ہیں:

اوّل: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم: یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روز ورد بنالے گا۔

چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصًا اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے، نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال میں رنج اور راحت اور عُسر ویُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے ل ئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم: یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم: یہ کہ دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم: یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو''۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ ہدایت بھی فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں۔

لدھیانہ میں ورود

اس اشتہار کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان واقع محلّہ جدید میں فروکش ہوئے۔

بیعت کے اغراض ومقاصد

لدھیانہ سے آپ نے 4/مارچ 1889ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا:

''یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں۔ اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ وناتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ نشینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ بھی غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہوجائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے......خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ اور وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آب پاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی اکثریت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے''۔

بیعت کے لئے لدھیانہ پہنچنے کا ارشاد

اسی اشتہار میں آپ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے اصحاب 20/مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔

ہوشیار پور میں شیخ مہر علی صاحب کی ایک تقریب میں شمولیت

انہی دنوں شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کے لڑکے کی شادی کی تقریب تھی جس میں شمولیت کے لئے انہوں نے درخواست کر رکھی تھی۔ اس لئے بیعت لینے سے قبل حضرت اقدس کو ایک مرتبہ ہوشیار پور جانا پڑا۔ اس سفر میں منشی عبداللہ سنوری رضی اللہ عنہ، میر عباس علی لدھیانوی اور حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ آپ کے قدیم خادم آپ کے ساتھ تھے۔ شیخ مہر علی صاحب نے یہ انتظام کیا تھا کہ دعوت میں کھانے کے وقت رؤساء کے واسطے الگ کمرہ تھا اور ان کے ساتھیوں اور خدام کے لئے الگ۔ مگر حضرت اقدس کا قاعدہ یہ تھا کہ اپنے خدام کو کمرے میں پہلے داخل کرتے پھر خود داخل ہوتے تھے اور ان کو اپنے دائیں بائیں بٹھاتے تھے۔ ان دنوں وہاں مولوی محمود شاہ صاحب چھچھ ہزاروی کا وعظ ہونے والا تھا۔ حضرت اقدس نے منشی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیعت کا اشتہار دے کر انہیں کہلا بھیجا کہ آپ اپنے لیکچر کے وقت کسی مناسب موقع پر میرا اشتہار بیعت پڑھ کر سنادیں اور مَیں خود بھی آپ کے لیکچر میں آؤں گا۔ انہوں نے وعدہ کرلیا۔ چنانچہ حضرت اقدس اس کے وعظ میں تشریف لے گئے۔ لیکن اس نے وعدہ خلافی کی اور حضور کا اشتہار نہ سنایا بلکہ جس وقت لوگ منتشر ہونے لگے اس وقت سنایا مگر اکثر لوگ منتشر ہو گئے تھے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کو اس پر بہت رنج ہوا۔ فرمایا ہم اس کے وعدہ کے خیال سے ہی اس کے لیکچر میں آئے تھے کہ ہماری تبلیغ ہوگی ورنہ ہمیں کیا ضرورت تھی۔ اس نے وعدہ خلافی کی ہے۔ خدا کے بندوں کی خفگی رنگ لائے بغیر نہیں رہتی۔ چنانچہ یہ مولوی تھوڑے عرصہ کے اندر ہی چوری کے الزام کے نیچے آکر سخت ذلیل ہوا۔

23/مارچ 1889ء کو محلّہ جدید میں بیعت اولیٰ کا آغاز

حضرت اقدس کے اشتہار پر سیالکوٹ، گورداسپور، گوجرانوالہ، جالندھر، پٹیالہ، مالیر کوٹلہ، انبالہ، کپورتھلہ اور میرٹھ وغیرہ اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔ بیعت اولیٰ کا آغاز حضرت منشی عبداللہ سنوری رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق 20/رجب 1306ھ مطابق 23/مارچ 1889ء کو حضرت صوفی احمد جان رضی اللہ عنہ کے مکان واقع محلّہ جدید میں ہوا۔ وہیں بیعت کے تاریخی ریکارڈ کے لئے ایک رجسٹر تیار ہوا جس کی پیشانی پر یہ لکھا گیا: ''بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت''۔ رجسٹر میں ایک نقشہ تھا جس میں نام، ولدیت اور سکونت درج کی جاتی تھی۔

حضرت اقدس علیہ السلام بیعت لینے کے لئے مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں (جو بعد کو دارالبیعت کے مقدس نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے اور دروازے پر حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ کو مقرر کردیا اور انہیں ہدایت دی کہ جسے مَیں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ حضرت اقدس نے مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی۔ ان دنوں بیعت کے الفاظ یہ تھے:

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِرْ

(محمد طاہر ندیم - عربک ڈیسک لندن)

اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِرْ کا مطلب ہے Live Discussion یعنی براہ راست گفتگو۔ یہ پروگرام اگست 2005ء میں ایم ٹی اے پر شروع ہوا اور اب تک خدا کے فضل سے نہایت کامیاب اور احمدیوں کے علاوہ پوری دنیا کے عربوں میں بھی بہت زیادہ مقبول ہو رہا ہے۔

پس منظر

کچھ عرصہ سے ساری دنیا میں اسلام مخالف قوتیں بڑی شدت کے ساتھ سرگرمِ عمل ہیں اور عرب دنیا میں خصوصًا ان کی یلغار عروج پر ہے، جہاں کبھی مال سے اور کبھی مذہبی آزادی کے نام پر اور کبھی محض دھونس اور سیاسی یا میڈیا کی طاقت کے بل بوتے پر اسلام کے خلاف منظّم پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے۔

عرب ممالک میں اس دلآزارانہ مہم کا ایک بڑا حصہ وہ عربی پروگرام ہے جو مصر کا ایک عربی پادری (زکریا بطرس) ایک ٹی وی چینل پر پیش کرتا ہے جس کا نام ہے أَسْئِلَة عَنِ الْاِیْمَان۔ اس میں اس نے خصوصی طور پر مسلمانوں کے ان عقائد کو موضوع بحث بنایا ہے جن کے بارہ میں وقت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں غلط فہمیاں اور بگاڑ پیدا ہو گیا ہے ۔ اور یہ وہی عقائد ہیں جن کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اسلام پر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اس کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ یعنی اس کی تعلیم بگاڑ دی جائے گی اور اسلام بس نام کا ہی رہ جائے گا۔ اور یہی وہ عقائد ہیں جن کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

ایسا مواد مختلف تفاسیر میں بھی ملتا ہے اور بعض پرانے علماء کی کئی کتب میں بھی موجود ہے۔

عیسائی پادری کے پروگرام کا زہرناک اثر

ان اسلام مخالف پروگراموں کے زہر نے بعض مسلمانوں پر بہت بُرا اثر کیا۔ بعض عرب ممالک میں عیسائیت کی یہ یلغار اتنے بڑے پیمانے پر شروع ہوگئی کہ بڑی کثرت سے لوگ اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کے جال میں پھنسنے لگے۔ بلکہ ان میں سے بعض تو اسلام کے خلاف اس مہم میں بھی شریک ہو گئے۔

اس ساری صورتحال کی ایک بڑی وجہ شاید یہ بنی کہ عیسائی پادری مسلمان علماء کی کتب کے حوالے نکال کر دکھاتا تھا اور کہتا تھا کہ اس کا کوئی جواب ہے تو دو۔ اور کوئی ان امور کے ردّ میں بولنے والا ہو تو سامنے آئے۔ اس کی باتوں کا عام مسلمانوں کی طرف سے مناسب جواب نہ ملنے کی وجہ سے کئی کمزور ایمان لوگ اسلام سے نکل کر عیسائیت کی آغوش میں جا پہنچے۔

مسلمانوں کی بے بسی

پادری نے جہاں تمام مسلمانوں کو للکارا وہاں جامع الأزہر کے علماء کو بھی چیلنج دیا کہ اگر ہمت ہے تو وہ میرے سامنے آکر ان امور کا جواب دیں۔

ایسی صورتحال میں اسلامی دنیا میں اس کے تین قسم کے ردّعمل سامنے آئے:

1۔ بعض جوشیلے اور ناسمجھ مسلمانوں نے بدزبانی اور بدکلامی کے چند جملے بول کر یہ سمجھا کہ انہوں نے دفاع اسلام کا فریضہ ادا کر دیا ہے۔

2۔ کچھ لوگوں نے انفرادی طور پر پادری کے پیش کردہ مسلمانوں کی کتب کے حوالوں کا مختلف تاویلوں کے ذریعہ سے دفاع کرنا شروع کر دیا جو کہ کارآمد ثابت نہ ہوا۔

3۔ بعض نے ہمت ہار کر اس بے بسی پر واویلا کرنا شروع کر دیا اور خدا کے حضور مدد کے لئے گریہ وزاری کرنے لگے کہ اے خدا تو خود ہی کسی کو کھڑا کر جو ان کا منہ بند کرے۔

بہرصورت کسی طرف سے کوئی ایسا مدّ مقابل نہ آیا کہ اس دشمن اسلام کے دانت کھٹے کرکے اور اس کی تدبیروں کو خود اس پر ہی الٹا دیتا۔

امید کی کرن

ان حالات میں ایم ٹی اے کبابیر نے عیسائی پادری کے اٹھائے ہوئے بعض بڑے بڑے اعتراضات کے تفصیلی جوابات پر مشتمل کئی ایک پروگرام ریکارڈ کئے جو مسلسل ایم ٹی اے پر نشر ہونے شروع ہو گئے۔

دوسری طرف عیسائی پادری مسلسل مسلمانوں کو للکارتا رہا کہ کوئی ہے تو میرے مد مقابل آئے۔ اس پر احمدی مسلمانوں نے خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر سایہ اور حسب ہدایت، اسلام کے دفاع کے لئے اس چیلنج کو قبول کیا اور مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب (جو کہ مصری ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل پرانے مخلص احمدی ہیں) نے کاسر صلیب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے لیس ہو کر تیس قسطوں پر مشتمل ایک ویڈیو پروگرام ریکارڈ کیا اور اس کو تحریر کی صورت میں بھی محفوظ کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پروگرام کو ایم ٹی اے پر قسط وار چلانے کا ارشاد فرمایا۔

ثابت صاحب کے پروگراموں کا اثر

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے عیسائی پادری کے پروگرام أَسْئِلَة عَنِ الْاِیْمَان کے ردّ میں اپنے پروگراموں کے اس سلسلہ کا نام أَجْوِبَة عَنِ الْاِیْمَان رکھا۔ حضور انور نے ان پروگراموں کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ انہیں ایک ویب سائٹ پر ڈال کر عام لوگوں کے فائدہ کے لئے وقف کر دیا جائے جہاں سے اس مواد کو شائع اور نشر کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی ہر ایک کو کھلی اجازت ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس حکیمانہ ارشاد کا یہ عظیم اثر سامنے آیا کہ وہ لوگ جن کو پادری کا منہ بند کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں مل رہی تھی ان کے ہاتھ میں مضبوط ہتھیار آ گیا۔ چنانچہ کئی ایک عرب اخبارات اور رسائل نے ان پروگراموں کو قسط وار شائع کرنا شروع کر دیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود الأزھر والوں نے اس پروگرام کے ٹیکسٹ کو اپنی طرف سے عیسائی معترضین کے سامنے رسمی جواب کے طور پر پیش کیا۔

کئی ایک ٹی وی پروگراموں اور ویب سائٹس پر بھی ان پروگراموں کو سراہا گیا۔

ان پروگراموں کا تحریری نسخہ کتاب کی صورت میں مصر میں شائع ہو گیا۔ جس کو کافی مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِرْ کی ابتدا

اسی عرصہ میں یہ تجویز ہوا کہ عمومی طور پر لوگوں کی زندگی اس قدر مصروف ہوگئی ہے کہ اکثر لوگ کتابوں میں موجود علم اور پرنٹ میڈیا سے استفادہ کی بجائے ٹی وی پر لائیو پروگرامز دیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ لہذا عربی زبان میں جماعتی مسائل اور تعلیمات پر مبنی ٹی وی پر لائیو پروگرامز پیش کئے جائیں۔

ایسے پروگرامز کی ابتدا کا فوری سبب یہ ہوا کہ فلسطین کے ایک مفتی نے جماعت احمدیہ کے غیر مسلم ہونے کا فتویٰ جاری کیا۔ چنانچہ پہلا لائیو پروگرام اس فتوے کے ردّ کے طور پر پیش کیا گیا۔ یاد رہے کہ اس وقت تک اس کا نام اَلْحِوَارُالْمُبَاشِر تجویز نہیں ہوا تھا۔

پھر چند پروگرام مسلمانوں کے دینی نصوص کے فہم کے غلط طریق کے ردّ میں پیش کئے گئے، مثلاً: مقام حدیث، ظاہر کی بجائے اصل مغز کے اختیار کرنے کی ضرورت، ہجرت نبی کریم ﷺ اور اس میں ہمارے لئے پنہاں سبق وغیرہ۔

علاوہ ازیں جب مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے پروگراموں کو مقبولیت حاصل ہوئی تو عیسائیوں کی طرف سے کئی ایک اعتراضات بھی موصول ہونے شروع ہو گئے۔ اس لئے تجویز ہوا کہ اس لائیو پروگرام میں ہی ان کے جوابات دیئے جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اسلام کے دفاع کے لئے خصوصی طور پر اس کی اجازت عطا فرمائی اور مارچ 2006ء میں اس کا نام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر رکھا گیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک بفضلہٖ تعالیٰ یہ پروگرام نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔

اس وقت تک اس پروگرام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات سے متعلق شبہات جیسے ان کا خدا یا ابن اللہ ہونا، تثلیث، کفارہ، ان کی صلیب سے نجات اور مشرقی علاقوں یعنی کشمیر کی طرف ہجرت اور ان کی طبعی وفات جیسے بڑے بڑے مسائل اور اہم امور پر تفصیلی بحث ہو چکی ہے۔

علاوہ ازیں کچھ عرصہ قبل پوپ نے اسلام اور نبیٔ اسلام ﷺ کی شان میں گستاخانہ بیان دیا تو اس کے ردّ میں بھی تین پروگرام پیش کئے گئے۔ اسی طرح بائبل میں آنحضرت ﷺ کی بعثت کی خوشخبریوں پر مشتمل کئی ایک پروگرام بھی اب تک پیش کئے جا چکے ہیں۔

یہ ہر ماہ تین روز کا پروگرام ہوتا ہے۔ اور ایک دن کے پروگرام کا دورانیہ 2 گھنٹے ہوتا ہے۔ مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر اس پروگرام میں میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں جبکہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب ان کے ساتھ اہم مہمان کے طور پر شرکت فرماتے ہیں۔ جبکہ دیگر شریک ہونے والوں میں مکرم ہانی طاہر صاحب آف فلسطین، مکرم تمیم ابودقہ صاحب آف اردن، مکرم فتحی عبدالسلام صاحب از مصر اور ممبران عربک ڈیسک (مکرم عبدالمومن صاحب طاہر، مکرم عبدالمجید صاحب عامر اور خاکسار محمد طاہر ندیم) ہیں۔

ہمارا طریق

حقیقت یہ ہے کہ ان عیسائی حملوں کا جواب جماعت احمدیہ کے سوا شاید کوئی نہیں دے سکتا۔ یہ محض دعویٰ ہی نہیں ایک کھلی حقیقت ہے۔ اگر کوئی عیسائی یہ کہتا ہے کہ فلاں تفسیر میں یہ بیان ہوا ہے، تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے فیض سے ہم احمدی یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کوئی ایسی بات لکھی ہے جو قرآن وسنت سے متصادم ہے تو اس کے غلط ہونے کے لئے یہی کافی دلیل ہے۔ لہذا ہمیں ہر بڑے عالم سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسولؐ، اس کی کتاب اور اس کے دین کی غیرت عزیز ہے۔ اور جو بیان بھی اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم کے خلاف ہوگا وہ غلط اور مردود ہوگا چاہے وہ کتنے ہی بڑے عالم کا ہو۔

اس کے برعکس غیر احمدی مسلمان اس تفسیر یا اس عالم یا مفسر کا دفاع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ یا تو وہ اس کے پیروکار ہیں یا اس کے انکار کی اور اس کی بات کو غلط کہنے کی ان میں جرأت نہیں ہوتی۔ جس کی وجہ سے وہ مزید مشکلات میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔

اسی طرح جب عیسائی ایک طرف سے اسلام اور نبیٔ اسلام پر حملے کرتے ہیں اور دوسری طرف عیسیٰ علیہ السلام کو خدا بنا کر پیش کرتے اور اس پر طرح طرح کی دلیلیں دیتے ہیں تو عام مسلمانوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوتا، کیونکہ غیر احمدی مسلمانوں کی اکثریت کا بالعموم یہ اعتقاد رکھنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا ہے عیسائیوں کے اس من گھڑت عقیدہ کو مضبوط کرتا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا تھا اسی لئے وہ اپنا کام ختم کر کے خدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا۔

جبکہ اس کے برعکس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دئے گئے حربوں میں سے صرف یہ ایک جملہ ہی عیسائیت کی ساری عمارت کو زمین بوس کرنے کے لئے کافی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے ۔ جب وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو کسی کے لئے کفّارہ بھی نہیں ہوئے۔ اور واقعہ یہ کہ وہ صلیب سے نجات پانے کے بعد طبعی عمر پا کر عام انسانوں کی طرح فوت ہو گئے ہیں۔

یہ محض دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس مضبوط دلائل کا ایک انبار ہے۔ چنانچہ جب یہ ثابت ہو جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو عیسائی کہانی کی بناء یعنی موروثی گناہ کا ناقابلِ بخشش ہونا اور اس کے خاتمہ کے لئے خدا کا اپنے بیٹے کو بھیجنا اور اس کا لوگوں کے گناہوں کی خاطر صلیب پر مرجانا، وغیرہ سب بے حقیقت اور پھسپھسا قصہ ثابت ہوتا ہے۔

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

یہی وہ حربہ ہے جو اس زمانہ میں کاسرِ صلیب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ آج صلیب صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انہی انفاخ قدسیہ سے ہی ٹوٹ سکتی ہے اور ٹوٹ رہی ہے۔

پادری زکریا بطرس کو مدّ مقابل آنے کی دعوت

شروع شروع کے پروگراموں میں ہمیں بعض عیسائیوں نے واضح طور پر اور بعض نے ایسے ناموں کے ساتھ جو بظاہر مسلمانوں کے لگتے تھے یہ مطالبہ کیا کہ پادری زکریا مسلمان علماء کی کتب سے ساری باتیں باحوالہ پیش کرتا ہے لہذا آپ ان باتوں کا جواب دیں اور ان کے دفاع میں اپنا مؤقف واضح کریں، جیسا کہ تمام مسلمان کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم نے بار بار ان کو یہی جواب دیا کہ کسی بھی عالم یا مفسر کی جو ذاتی رائے ہے وہ غلط بھی ہو سکتی ہے۔ ہم صرف اور صرف الہامی تعلیم یعنی قرآن مجید اور جس کی طرف یہ تعلیم الہام ہوئی یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے پابند ہیں اور ہم کسی کی غلط رائے کے بارہ میں جوابدہ نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح کئی عیسائیوں نے جوش میں آکر کہا کہ تم اتنے ہی دلیر ہو اور تمہارے پاس اگر واقعی کوئی معقول جواب ہے تو تم پادری بطرس کو اس پروگرام میں بلا کر بات کیوں نہیں کرتے؟

چنانچہ اس پروگرام میں جہاں تمام دنیا کے عیسائیوں خصوصاً پادریوں اور عیسائیت کے بڑے بڑے علماء کو مدّ مقابل آنے کی دعوت دی گئی وہاں پادری زکریا بطرس کو بھی بار بار میدان میں اترنے کے لئے کھلی دعوت دی گئی۔ جب اس زبانی دعوت کا انہوں نے کوئی جواب نہ دیا تو ان کو ایک دعوتی خط بذریعہ ای میل ارسال کیا گیا۔ اس خط کی انہوں نے رسیدگی کی اطلاع دی اور کہا کہ ہم آپ کی دعوت کے بارہ میں غور کر رہے ہیں، لیکن آپ پہلے یہ بتائیں کہ آپ اہل سنّت مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہیں یا اہل تشیّع کی؟ ظاہر ہے ہمارا جواب یہی ہو سکتا تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کا دفاع کر رہے ہیں۔ آپ کو اگر اسلام پر اعتراض ہے تو ان اعتراضات کا جواب ہم آپ کو فراہم کریں گے۔

بعد ازاں پادری صاحب نے ہماری دعوت کا ہمیں براہ راست تو کوئی مثبت جواب نہ دیا تاہم اپنے ایک پروگرام میں یہ کہا کہ "احمدیت والوں" نے مجھے اپنے پروگرام میں بلایا ہے تا وہ اسلام پر میرے اعتراضات کا جواب دیں اور اسلام کا دفاع کریں لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ پہلے اپنے بارہ میں الأزهر والوں سے جا کر پوچھیں تا ان کو معلوم ہو کہ الأزهر والوں کے فتویٰ کے مطابق احمدی تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

بہر حال ہم احمدی تو اس طرح کی باتیں سننے کے عادی ہیں۔ لیکن ہمارے ہم آواز غیر از جماعت احباب کے لئے یہ بات ضرور عجیب ہوگی اور انہوں نے ضرور سوچا ہوگا کہ آج عیسائیت کے خلاف صرف اور صرف وہی ایک جماعت مرد میدان کی طرح ڈٹی ہوئی ہے جس کو عالم اسلام نے سارا زور لگا کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ جبکہ سارا عالم اسلام، مسلمان حکومتیں، تنظیمیں، درسگاہیں اور علماء و مشائخ اس میدان میں دُور دُور تک کہیں نظر نہیں آ رہے۔ اس صورتحال پر یہ شعر بہت حد تک صادق آتا ہے۔

اٹھ کے اک 'بے وفا' نے دے دی جاں
رہ گئے سارے 'باوفا' بیٹھے

یعنی تمہارے کسی کو بے وفا کہنے سے وہ بے وفا تو نہیں ہو جائیگا۔ اصل حقیقت جاننا چاہتے ہو تو اس کا عمل دیکھو۔ جو جان پر کھیل گیا ہے وہی اصل وفادار ہے۔ نام کے باوفا اگر وقت آنے پر ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں تو سمجھو کہ در حقیقت وہی بے وفا ہیں۔ اور یہی بات یہاں بھی صادق آ رہی ہے۔

پروگرام کی پاک تاثیرات

اس پروگرام نے جہاں عیسائیوں کی نیندیں حرام کر دیں وہاں اسلام اور نبی اسلام ﷺ کے دفاع کی وجہ سے مسلمانوں کے سینے کی ٹھنڈک کا بھی موجب ہوا۔ عیسائیوں نے بھی اس پروگرام کے اسلوب کو پسند کیا اور کہا کہ اتنے مہذب طریق پر عیسائیت کے ردّ میں پہلے کوئی پروگرام پیش نہیں کیا گیا۔ چنانچہ نہ صرف عرب دنیا بلکہ دنیا کے ہر خطہ کے مختلف ممالک سے فون کالز موصول ہوتی ہیں لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے کم و بیش بیس سے پچیس لوگوں کو ہی ایک پروگرام میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

اس پروگرام میں مصر کے ایک بہت مشہور پادری (عبد المسیح) کے ساتھ کئی دن تک مناظرے کی شکل میں گفتگو جاری رہی۔ آخر جب اس کو دلائل سے گھیرا گیا تو وہ لاجواب ہو گیا اور میدان چھوڑتے وقت اس نے کہا کہ آئندہ میں آپ سے گفتگو نہیں کروں گا اور اپنے پیروکاروں سے بھی کہوں گا کہ آپ کا پروگرام نہ دیکھیں۔

اسی طرح بیت المقدس کے ایک پادری (پیٹر مدروس) کے ساتھ بھی کئی پروگراموں میں بات جاری رہی اور دیکھنے والوں نے واضح طور پر اپنی رائے دی کہ پادری صاحب کے پاس کوئی دلیل نہیں اور کہا کہ فلاں فلاں بات کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں۔

نومبر 2006ء میں ہونے والے پروگرام میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے خود کہا کہ مجھ میں اس سوال کے جواب کی اہلیت نہیں ہے۔ گویا ایک رنگ میں یہ ہزیمت کا برسرعام اعتراف تھا۔

ماہ فروری 2007ء کے پروگرام میں جبکہ پادری پیٹر مدروس ہر طرف سے ہزیمت کا سامنا کر رہا تھا اور اسے بھاگنے کو جگہ نہیں مل رہی تھی عین اس وقت پادری عبد المسیح نے (جس نے یہ کہا تھا کہ آج کے بعد میں خود بھی یہ پروگرام نہیں دیکھوں گا اور عیسائیوں سے بھی کہوں گا کہ وہ اسے نہ دیکھیں) فون کیا اور پادری پیٹر مدروس کو مشکل سے نکالنے کی ناکام کوشش کی۔ (معلوم ہوتا ہے وہ باقاعدگی سے پروگرام دیکھتے رہے تھے اور اس موقع پر بزعم خویش وہ پیٹر مدروس کی مدد کے لئے آگے بڑھے) لیکن تمام دیکھنے اور سننے والوں نے گواہی دی کہ ان کے پاس ہمارے سوالات کا کوئی جواب نہیں اور ہمارے دلائل کا کوئی توڑ نہیں ہے۔

پیارے آقا ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے اس پروگرام کا ذکر

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2006ء کے موقعہ پر اپنے خطاب میں اس پروگرام کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا:

"ایک عیسائی پادری نے ایک عربی چینل پر اسلام اور آنحضرت ﷺ پر اعتراضات پر مبنی ایک پروگرام پیش کیا اور چیلنج دیا کہ کسی کے پاس اگر اس کا جواب ہو تو سامنے آئے۔ اس پر مصطفیٰ ثابت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اس چیلنج کا منہ توڑ جواب دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان کے جواب کی ریکارڈنگ کروا دی گئی جو ایم ٹی اے پر ایک سے زیادہ دفعہ نشر ہو چکی ہے۔ یہ جواب کتابی شکل میں بھی أَجْوِبَةٌ عَنِ الْإِيْمَانِ کے نام سے شائع ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے الأزهر والوں پر (جو بہت بڑی اسلامی یونیورسٹی ہے مصر میں) عرب ملکوں میں رہنے والے مسلمان لوگوں نے اعتراضات کا جواب لکھنے کے لئے بہت زور دیا کہ اس کا جواب دیں لیکن انہوں نے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ اب جبکہ مصطفیٰ ثابت صاحب نے یہ رد لکھا ہے تو الأزهر والوں نے اپنی طرف سے رسمی جواب کے طور پر دے لیا اور اپنے اخبار میں قسط وار اس کو شائع کر رہے ہیں اور انٹرنیٹ پر بھی آ گیا ہے۔

عیسائیت کے حملے کے جواب میں فالو اپ (Follow Up) کے طور پر عیسائی عقائد اور خیالات کے رد کرنے کے لئے عربی زبان میں ہر ماہ تین روز ایم ٹی اے پر ایک لائیو پروگرام پیش کیا جاتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا اثر قائم ہوا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں ای میل آ رہی ہیں لوگ جذباتی رنگ میں اس اقدام کو سراہتے ہیں۔ اور ریکارڈ کر کر کے پروگرام دے رہے ہیں۔ یہ پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کے نام سے آتا ہے۔

ایک غیر از جماعت دوست ہیں مکرم ناصر علی صالح صاحب انہوں نے مجھے خط لکھا:

اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے کہ آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور دفاع کیا ہے اور عیسائی ضالین اور مغضوب علیہم اور صابئین کے جواب میں ہمارے پیارے دین کی صحیح وضاحت کی ہے۔ ایسے پروگرام مزید بھی پیش کریں۔ ایم ٹی اے پر کچھ مزید گھنٹے مخصوص کر دیں۔ یہ کام جلدی کر دیں تا اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی سچائی دنیا پر ثابت ہو سکے۔

سعودی عرب سے ایک غیر از جماعت خاتون نے اس پروگرام کے دوران فون پر کہا کہ:

میں روزانہ تہجد میں رو رو کر خدا کے حضور دعا کیا کرتی تھی کہ اے خدا ٹھیک ہے ہم کمزور ہیں ہم بے عمل ہیں لیکن مسئلہ تیرے نبی ﷺ کی عزت کا ہے۔ کیا عالم اسلام میں کوئی ایک بھی ایسا عالم نہیں رہا جو اس پادری کا منہ بند کرے؟ آج اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر میں جواب سن کر میری عجیب کیفیت ہے۔ یقیناً میرے خدا نے میری تہجد کی دعائیں سن لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

دوبئی کے ایک شخص نے اس پروگرام کے دوران بات کرتے ہوئے کہا کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملہ کر کے یہ سمجھا تھا کہ کوئی عربی چینل اس کے جواب کی اجازت نہیں دے گا لیکن ان کی توقع کے خلاف MTA میدان میں آ گیا۔

بہت سے مسلمانوں نے ہمیں لکھا کہ یہ پروگرام دیکھ کر ان کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے۔ کسی نے کہا کہ: خدا کی قسم آپ ہماری مدد کو آئے ہیں۔ اللہ آپ کی مدد اور رہنمائی فرمائے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

کسی نے لکھا ہے کہ ہمیں آپ کا قرآن کریم کی تفسیر کرنے کا انداز بہت پسند آتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ذریعہ سے عرب دنیا میں احمدیت کا بڑا تعارف ہوا ہے۔ اس عیسائی کی اس کوشش سے جو اسلام کو بدنام کرنے کے لئے تھی اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے راستے کھول دیئے ہیں۔

عبد السلام محمد جو بائبل کے علوم کے ماہر ہیں کہتے ہیں کہ:

مَیں اس کامیاب پروگرام پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پروگرام بہت کامیاب، گفتگو نہایت اعلیٰ پائے کی، انداز بیان نہایت مہذب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوشیاں دکھائے اور بہت عزت دے کیونکہ آپ نے دین اسلام کے خلاف شبہات کا رد کر کے ہمارے دلوں کو خوش کر دیا ہے۔ ہمارے بچے بچیاں خوشی اور فخر سے ایک بار پھر مسکرانے لگے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ:

افسوس کہ دوسرے عربی چینل نہایت علمی اور فکری پستی کا شکار ہیں۔ رسوائی اور خوف نے انہیں گھیرا ہوا ہے۔ ان کا سارا اسلام فروعی مسائل داڑھی اور نقاب، اور جن بھوت اور ٹونے جیسے موضوعات میں رہ گیا ہے۔ اس بارہ میں یہ لوگ ایک دوسرے کے موقف کے برعکس فتوے دیتے اور امّت کو مزید بانٹتے ہیں۔

الجزائر کے ایک دوست نے لکھا:

میں ان پروگراموں کو خود ریکارڈ کر کے آگے لوگوں میں پھیلاتا ہوں تا کہ وہ بھی عیسائیت کے مقابلہ کے لئے اسلحے سے لیس ہو جائیں۔

ایک بڑی عمر کے غیر از جماعت دوست نے پروگرام میں فون پر کہا:

مَیں نے آپ کے خلاف بہت پڑھا ہے لیکن آج مَیں سب کے سامنے کہتا ہوں کہ: دنیا جو مرضی کہتی پھرے لیکن اصل اسلام یہی اسلام ہے اور اصل مسلمان یہی جماعت ہے۔

آئرلینڈ سے ایک عراقی دوست نے کہا:

میری بیوی آئرلینڈ کی ہے اس کی ماں راہبہ ہے ایک دن اس پروگرام کا میں ترجمہ کر کے ساتھ ساتھ اس کو سنا رہا تھا تو اس نے کہا کہ مَیں مسلمان تو نہیں ہوں گی لیکن آج کے بعد مَیں ایمان لاتی ہوں کہ اللہ ایک ہے۔

اس پروگرام میں مصر کے ایک بہت مشہور پادری (عبد المسیح) کے ساتھ کئی دن تک مناظرے کی شکل میں ہر بار گھنٹے سے بھی زیادہ مسلسل گفتگو کی گئی۔ اس پادری کی کئی ایک تصانیف بھی ہیں اور مصر میں عیسائیت پھیلانے کے لحاظ سے بھی کافی مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

اس پر اتمام حجت کرنے کی توفیق بخشی جس کی وجہ سے کئی عیسائیوں نے بھی جوش میں آ کر فون کئے اور بعض نے کہا کہ اس پادری کو جواب دینے کا طریق نہیں آتا۔ وغیرہ۔ آخر لاجواب ہوگیا اور راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ میں آپ سے گفتگو نہیں کروں گا۔ لیکن اس کے باوجود عیسائیوں کی اس پروگرام میں شرکت جاری ہے۔“

(اقتباس از خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ بتاریخ 29/ جولائی 2006ء)

اللہ کے فضل سے اس پروگرام کے نتیجے میں کئی بیعتیں ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

پروگرام کا لائیو ترجمہ

کئی احباب نے فون کر کے اس پروگرام کا مختلف زبانوں میں لائیو ترجمہ نشر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور بعض نے تو کہا کہ ایک دو نہیں بلکہ اس پروگرام کا تو دس زبانوں میں ترجمہ نشر ہونا چاہئے۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق گزشتہ چند ماہ سے اب اس پروگرام کا اُردو اور انگریزی میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوتا ہے۔ اس طرح اس پروگرام کا دائرہ مزید وسیع ہوگیا ہے۔ اُردو ترجمہ عموماً جرمن فریکوینسی پر جبکہ انگریزی ترجمہ فرنچ فریکوینسی پر نشر ہوتا ہے۔

ثمرات

اس پروگرام کے جہاں اور بے شمار گراں قدر اور بیش قیمت ثمرات سامنے آ رہے ہیں وہاں ایک یہ بھی حقیقت سامنے آئی ہے کہ کل تلک جو مسلمان ہمیں زنادقہ اور کفار سے بھی بدتر سمجھتے تھے اسلام کے اس عظیم الشان دفاع کے نتیجہ میں آج ان میں کئی ایک نے علی الاعلان اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے اختلافات محض اندرونی اور معمولی اختلافات ہیں اور ہم ان کو آپس میں بیٹھ کے حل کر سکتے ہیں، لیکن جب اسلام کی عزت اور ناموس رسالت کی بات ہوگی تو آپ اور ہم میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ ہم آپ کے شانہ بشانہ اس جہاد میں شریک ہوں گے۔

اور کل تک جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بارہ میں بات کرنے والے کو بھی کافر قرار دے دیتے تھے آج علی الاعلان وفات مسیح پر دلیلیں دے رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول بڑی شان کے ساتھ سچا ثابت ہو رہا ہے: **عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے۔**

والحمدللہ علی ذٰلک۔

❁❁❁❁❁❁❁

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

بقیہ: تاریخ احمدیت سے از صفحہ نمبر 10

”آج مَیں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مَیں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذّات پر مقدم رکھوں گا اور 12/ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ، اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّی، اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے بعد میر عباس علی صاحب، شیخ محمد حسین صاحب خوشنویس مراد آبادی نیز چوتھے نمبر پر مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ اور پانچویں نمبر پر مولوی عبداللہ صاحب ساکن تنگی علاقہ چارسدہ (صوبہ سرحد) نے بیعت کی۔ ان کے بعد غالباً منشی اللہ بخش صاحب لدھیانہ کا نام لے کر بلایا اور پھر شیخ حامد علی صاحب سے کہہ دیا کہ خود ہی ایک ایک آدمی کو بھیجتے جاؤ۔ اس کے بعد آٹھویں نمبر پر قاضی خواجہ علی صاحبؓ، نویں نمبر پر میر عنایت علی صاحبؓ اور دسویں نمبر پر چوہدری رستم علی صاحبؓ اور پھر (معاً بعد یا کچھ وقفے کے ساتھ) منشی اروڑا خان صاحبؓ نے بیعت کی۔ ستائیسویں نمبر پر رحیم بخش صاحب سنوری کی بیعت ہوئی۔ اس طرح پہلے دن باری باری چالیس افراد نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کا بیان ہے کہ:

”سبز کاغذ پر جب اشتہار حضور نے جاری کیا تو میرے پاس بھی چھ سات اشتہار حضور نے بھیجے۔ منشی اروڑا صاحبؓ فوراً لدھیانہ کو روانہ ہوگئے۔ دوسرے دن محمد خان صاحب اور مَیں گئے اور بیعت کر لی۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب تیسرے دن پہنچے کیونکہ انہوں نے استخارہ کیا اور آواز آئی ”عبدالرحمٰن آجا“۔ ہم سے پہلے اس دن آٹھ نو کس بیعت کر چکے تھے۔ بیعت حضور اکیلے اکیلے کو بٹھا کر لیتے تھے۔ اشتہار پہنچنے سے دوسرے دن چل کر تیسرے دن صبح ہم نے بیعت کی۔ پہلے منشی اروڑا صاحب نے، پھر مَیں نے۔ مَیں جب بیعت کرنے لگا تو حضور نے فرمایا کہ ”آپ کے رفیق کہاں ہیں؟“ مَیں نے عرض کی: منشی اروڑا صاحب نے تو بیعت کر لی ہے اور محمد خان صاحب نہا رہے ہیں کہ نہا کر بیعت کریں۔ چنانچہ محمد خان صاحب نے بیعت کر لی۔ اس کے ایک دن بعد منشی عبدالرحمٰن صاحبؓ نے بیعت کی۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب، منشی اروڑا صاحب اور محمد خانؓ صاحب تو بیعت کر کے واپس آ گئے کیونکہ یہ تینوں ملازم تھے۔ مَیں پندرہ بیس روز لدھیانہ ٹھہرا رہا۔ اور بہت سے لوگ بیعت کرتے رہے۔ حضور تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقّت طاری ہو جاتی تھی اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے“۔

پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ، شیخ یعقوب علی صاحب ترابؓ اور مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ اس دن لدھیانہ میں موجود تھے مگر پہلی بیعت میں شامل نہ ہو سکے۔ پیر سراج الحق صاحب کا منشاء قادیان کی مسجد مبارک میں بیعت کرنے کا تھا جسے حضرت اقدس نے منظور فرما لیا اور 23/ دسمبر 1889ء کو بیعت لی۔ باقی حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب ترابؓ نے انہی ایام میں بیعت کر لی تھی۔ حضرت اقدسؑ نے مولانا نورالدین صاحبؓ کو بلایا اور ان کے ہاتھ میں مولانا عبدالکریم صاحبؓ کا ہاتھ رکھا اور ان ہر دو کو اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر مولانا عبدالکریم صاحب سے بیعت کے الفاظ کہلوائے۔

ان ایام میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نیچری خیالات رکھتے تھے۔ لیکن چونکہ وہ بچپن ہی سے حضرت مولانا نورالدینؓ سے راہ و رسم رکھتے تھے اس لئے انہوں نے محض آپ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد اتنا زبردست تغیر ہوا کہ خود ہی فرمایا کرتے تھے ”مَیں نے قرآن بھی پڑھا تھا۔ مولانا نورالدینؓ کے طفیل سے حدیث کا شوق بھی ہو گیا تھا۔ گھر میں صوفیوں کی کتابیں بھی پڑھ لیا کرتا تھا مگر ایمان کی وہ روشنی، وہ نور معرفت میں ترقی نہ تھی جو اب ہے۔ اس لئے مَیں اپنے دوستوں کو اپنے تجربے کی بنا پر کہتا ہوں کہ یاد رکھو اس خلیفۃ اللہ کے دیکھنے کے بدوں صحابہ کا سا زندہ ایمان نہیں مل سکتا۔ اس کے پاس رہنے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ کیسے موقع موقع پر خدا کی وحی سناتا ہے اور وہ پوری ہوتی ہے تو روح میں ایک محبت اور اخلاص کا چشمہ پھوٹ پڑتا ہے جو ایمان کے پودے کی آبپاشی کرتا ہے“۔

عورتوں سے بیعت

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحب کی اہلیہ محترمہ حضرت صغریٰ بیگم نے بیعت کی۔ حضرت ام المومنین ابتداء ہی سے آپ کے سب ہی دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور شروع ہی سے اپنے آپ کو بیعت میں سمجھتی تھیں اس لئے آپ نے الگ بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی۔

بیعت کے بعد اجتماعی کھانا اور نماز

میاں رحیم بخش صاحب سنوریؓ کا بیان ہے کہ:

”بیعت کے بعد کھانا تیار ہوا تو حضور نے فرمایا اس مکان میں کھانا کھلاؤ کیونکہ وہ مکان لمبا تھا۔ غرض دسترخوان بچھ گیا اور سب دوستوں کو وہیں کھانا کھلایا گیا۔ کھانے کے وقت ایسا اتفاق ہوا کہ مَیں حضور کے ساتھ ایک پہلو پر بیٹھا تھا۔ حضور اپنے برتن میں سے کھانا نکال کر میرے برتن میں ڈالتے جاتے تھے اور مَیں کھانا کھاتا جاتا تھا۔ گاہے حضور بھی کوئی لقمہ نوش فرماتے تھے۔ کھانے کے بعد نماز کی تیاری ہوئی۔ نماز میں بھی ایسا اتفاق پیش آیا کہ مَیں حضور کے ایک پہلو میں حضور کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اب مجھے یاد نہیں رہا کہ اس وقت کون امام تھا“۔

دوسرے ایام میں بیعت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ میں 18/ اپریل 1889ء تک مقیم رہے۔ ابتداءً محلّہ جدید میں پھر محلّہ اقبال گنج میں تاہم بیعت کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ پہلے بیعت اکیلے اکیلے ہوتی رہی پھر خطوط کے ذریعہ سے پھر مجمع عام میں۔

بیعت کے بعد نصائح

حضرت اقدس علیہ السلام کا اکثر یہ دستور تھا کہ بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے تھے۔ چند نصائح بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

❁ ......”اس جماعت میں داخل ہو کر اول زندگی میں تغیر کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفّت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے“۔

❁ ......”ہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خدا کی ہستی سے انکار ہے۔ رعایت اسباب اس حد تک کرنی چاہئے کہ شرک لازم نہ آئے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ دست در کار دل با یار والی بات ہونی چاہئے“۔

❁ ......”دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپروا کر دے۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دُور۔ اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار رہو“۔

❁ ......”فتنہ کی کوئی بات نہ کرو۔ شر نہ پھیلاؤ۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔ جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے۔ اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے“۔

بعض لوگ بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کرتے تھے کہ حضور کسی وظیفہ وغیرہ کا ارشاد فرمائیں۔ اس کا جواب اکثر یہ دیا کرتے تھے کہ نماز سنوار کر پڑھا کریں اور نماز میں اپنی زبان میں دعا کیا کریں اور قرآن شریف بہت پڑھا کریں۔ آپ وظائف کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ استغفار کیا کریں، سورۃ فاتحہ پڑھا کریں، دُرود شریف، لاحول اور سبحان اللہ پر مداومت کریں اور فرماتے تھے کہ بس ہمارے وظائف تو یہی ہیں۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 343 تا 335)

❁❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

تین انصاری صحابہؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16/جنوری 2006ء میں مکرم فرخ سلمانی صاحب کے قلم سے تین انصاری صحابہ یعنی حضرت اُسید بن حضیرؓ، حضرت سعد بن معاذؓ، حضرت سعد بن عبادہؓ کے مناقب اور خدمات کا ذکر شامل اشاعت ہے۔ انصار کے دو بڑے قبائل اوس اور خزرج تھے۔ حضرت اُسید بن حضیرؓ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ حضرت سعد بن معاذؓ اوس کے ایک قبیلہ بنوعبدالاشہل کے سردار تھے اور حضرت سعد بن عبادہؓ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ اس لحاظ سے یہ تینوں صحابہ روحانی اور ظاہری لحاظ سے بھی اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو جاہلیت میں بہترین تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہوسکتے ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ یہ تینوں صحابہ حضور ﷺ کے اس قول کی بہترین مثال ہیں۔

حضرت اُسَید بن حُضیرؓ

آپ کا نام اسید اور کنیت ابویحییٰ تھی۔ قبیلہ اوس کی شاخ بنوعبدالاشہل میں سے تھے لیکن پورے اوس قبیلہ کی سرداری آپ کو وراثت میں ملی تھی۔ آپ کے والد حضیر ہجرت سے پانچ سال قبل خزرج کے ساتھ جنگ میں مارے گئے تھے۔ ہجرت سے قبل یہودی اوس اور خزرج قبائل کو آپس میں لڑاتے رہتے تھے اور لڑنے کے لئے دونوں کو سود پر رقم دیتے تھے۔

آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کی مدینہ آمد سے ایک سال قبل حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھ پر قبول اسلام کی سعادت حاصل کی جنہیں اسلام کے مبلغ کے طور پر انصار کی درخواست پر مدینہ بھجوایا گیا تھا۔ جب اُن کی پُرحکمت تبلیغ سے ایک قبیلہ کے سردار حضرت اسعدؓ بن زرارہ مسلمان ہوگئے تو انہوں نے کہا کہ حضرت مصعبؓ سے کہا کہ اگر تم ہمارے قبیلے کے سردار کو مسلمان کرلو تو بہت سہولت ہوجائے گی۔ حضرت مصعبؓ نے کہا کہ انہیں کسی وقت میرے پاس لے آئیں۔ چنانچہ اسعدؓ اپنے ہمراہ اسید کو لے آئے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی زبان میں خداتعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی تھی کہ انہوں نے قرآن کریم کی چند آیات سنائیں اور اسلام کا معمولی تعارف کروایا تھا کہ اسیدؓ نے اسلام قبول کرلیا۔ اور پھر سعد بن معاذ کو لے حضرت مصعبؓ کے پاس پہنچے۔ اُن کی سعادتمندی کا بھی یہ حال تھا کچھ ہی دیر میں اسلام قبول کرلیا۔ ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ کو حضرت اسیدؓ کا بھائی بنادیا۔

حضرت اسیدؓ نے کئی اہم خدمات کی توفیق پائی۔ غزوۂ بدر میں آپکی شرکت کے متعلق اختلاف ہے لیکن میدان احد میں یہ شدید زخمی ہوئے۔ جنگ خندق میں رسول ﷺ نے ان کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ آپ دو سو آدمیوں کو لے کر خندق کی حفاظت کریں۔

صلح حدیبیہ سے قبل ابوسفیان نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے قتل کے لئے بھیجا۔ آپؐ بنو عبدالاشہل کی ایک مسجد میں نماز پڑھا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ اُس شخص نے اپنا خنجر نکال کر آنحضور ﷺ پر حملہ کرنا چاہا لیکن حملہ سے قبل ہی اُسیدؓ بن حضیر نے، جو اس کی حرکتوں کو دیکھ رہے تھے، اس کو پکڑلیا۔

فتح مکہ کے وقت آنحضور ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیقؓ مہاجرین کے نمائندہ کے طور پر تھے اور حضرت اسیدؓ بن حضیر انصار کے نمائندہ کے طور پر ساتھ تھے۔ غزوۂ حنین میں بھی اوس کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ آنحضور ﷺ کی وفات پر سارے قبیلے کے ساتھ آپؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی۔ 16 ہجری میں حضرت عمرؓ کے ساتھ شام کی طرف سفر پر گئے اور اس سے واپسی پر وفات پائی۔ ان کی اولاد میں صرف ایک لڑکے کا ذکر ملتا ہے جس کا نام غالباً یحییٰ تھا اسی لئے آپ کی کنیت ابویحییٰ کہلاتی ہے۔ ان کی وفات ہونے لگی تو ان کے ذمہ کچھ قرض تھا۔ انہوں نے کہا کہ میری جائیداد کو بیچ کر قرض ادا کردیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے سوچا کہ اگر جائیداد بیچ دی گئی تو ان کی اولاد کیا کرے گی تو آپؓ نے وقفہ وقفہ کے بعد اس زمین سے ملنے والی رقم سے قرض ادا کیا اور جائیداد کو بچالیا۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ میں کس طرح دیکھ سکتا ہوں کہ میرے بھائی کا بیٹا دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلائے۔

آپؓ رسول اللہ ﷺ کے بہت مقرب صحابی تھے اسلام پر بہت فخر کرتے تھے۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کے پاس کچھ کفار بیٹھے تھے۔ اس موقعہ پر آپ کی رائے کفار کے مخالف تھی۔ اس پر ایک کافر نے کہا کہ تمہارا باپ تم سے اچھا تھا۔ آپؓ نے کہا نہیں، میں تم سے بھی اچھا ہوں اور اپنے باپ سے بھی اچھا ہوں کیونکہ میں محمد ﷺ کا ماننے والا ہوں اور مسلمان ہوں۔ میرا باپ تو کفر کی حالت میں مرگیا تھا۔

حضرت اسیدؓ بہت صاحب علم صحابی تھے۔ بہت سے مقرب صحابہ مثلاً حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ نے آپؓ سے روایات کی ہیں۔ بخاری میں ان کا تلاوت قرآن کا واقعہ ملتا ہے کہ ایک رات آپ نماز میں تلاوت قرآن کریم کر رہے تھے۔ قریب ہی ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ جب آپ تلاوت کرتے تھے تو گھوڑا اچھلنے لگتا تھا جیسے خوشی سے اچھل رہا ہے۔ تلاوت بند کی تو گھوڑا رُک گیا۔ پھر آپؓ نے تلاوت شروع کی تو پھر وہ خوشی سے اچھلنا شروع ہوگیا۔ تین چار مرتبہ ایسا ہوا۔ صبح انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ فرشتے تمہاری تلاوت اور قرأت سننے کے لئے آئے تھے اور اگر تم صبح تک قرآن پڑھتے رہتے تو ہوسکتا تھا کہ تم فرشتوں کو بھی دیکھ لیتے۔

صحیح بخاری میں یہ واقعہ ملتا ہے کہ اسیدؓ اور ایک اَور صحابی رات دیر تک آنحضور ﷺ کے ساتھ مشورہ میں شامل رہے۔ جب نکلے تو بہت اندھیری رات تھی اور بارش اور آندھی کا موسم تھا۔ طبعاً دل میں خیال آیا کہ ایسی حالت میں گھر کیسے پہنچا جائے گا۔ اچانک دیکھا کہ سامنے ایک روشنی چلنی شروع ہوگئی ہے اور وہ روشنی ان کے ساتھ ساتھ اسی راستہ پر چلتی چلی گئی جہاں انہوں نے جانا تھا یہاں تک کہ جب ان دو صحابہ کے گھر جانے کے راستے الگ ہوگئے تو وہ روشنی بھی دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی اور دونوں کے ساتھ ساتھ چلتی رہی یہاں تک کہ وہ گھر پہنچ گئے اور پھر روشنی ختم ہوگئی۔

آنحضرت ﷺ نے ایک بار خوش ہوکر فرمایا کہ اسید کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔

حضرت سعدؓ بن عبادہ

حضرت سعدؓ بن عبادہ کا نام سعد اور کنیت ابوثابت تھی۔ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور خزرج کی شاخ ساعدہ سے تعلق رکھتے تھے۔ سقیفہ بنی ساعدہ جہاں خلافت اولیٰ کا انتخاب ہوا تھا وہ اس قبیلہ کی ملکیت تھی۔ ان کی والدہ بھی صحابیہ تھیں اور پانچ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ جاہلیت میں بھی آپ سردار تھے اور آپ کو سرداری وراثت میں ملی ہوئی تھی۔ اسلام سے قبل تین باتوں تیراندازی، تیراکی اور پڑھنے لکھنے میں بہت مشہور تھے۔ ان تین مہارتوں کی وجہ سے آپ کو کامل کا لقب دیا گیا تھا۔ انہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ میں اسلام قبول کیا۔ یہ بیعت چونکہ چھپ کر ایک پہاڑی درّہ میں ہوئی تھی چنانچہ جب واپس ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اکیلے اکیلے نکل جاؤ تاکہ دشمن کو پتہ نہ چل سکے۔ لیکن کفار کو پتہ چل گیا۔ جب وہ وہاں پہنچے تو سعد بن عبادہ کو پکڑ لیا اور انہیں بہت مارا اور قریب تھا کہ قتل بھی کردیتے کہ مطعم بن عدی نے انہیں آکر چھڑایا اور مدینہ بھجوادیا۔

یہ وہی مطعم بن عدی ہے جس نے آنحضورؐ کو طائف سے واپسی پر پناہ دی تھی اور پھر اُس وقت بھی پناہ دی جب آپؐ شعب ابی طالب سے باہر نکلے تھے۔ اسی لئے بدر کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا (اُس وقت مطعم بن عدی فوت ہوچکا تھا) کہ اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور کفار کے ان تمام قیدیوں کے متعلق درخواست کرتا تو خدا کی قسم میں ان سب کو بلامعاوضہ چھوڑ دیتا۔

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اگرچہ پہلے 6 ماہ آپؐ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر قیام فرما رہے لیکن سعد بن عبادہ کثرت سے کھانے کے تحائف حضورؐ کی خدمت میں بھجوایا کرتے تھے جس سے حضورؐ اپنی ازواج اور دیگر صحابہ کو سیراب کرتے تھے۔

کئی دفعہ رسول اللہ نے آپؓ کو مدینہ کا امیر مقامی مقرر فرمایا۔ جنگ بدر میں شرکت کے لئے آپؓ نکلے تھے اور حضرت سعد بن معاذؓ کی طرح ہر قربانی دینے کا عہد بھی کیا تھا لیکن جنگ شروع ہونے سے پہلے انہیں کتے نے کاٹ لیا۔ چنانچہ عملاً تو آپ نے جنگ میں شرکت نہیں کی لیکن رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں آپؓ کو بھی حصہ دیا اور فرمایا کہ یہ بدر میں قربانیاں کرنے والوں میں شامل ہیں۔ میدان اُحد میں آپؓ اُن چودہ صحابہؓ میں شامل تھے جو آنحضورؐ کے گرد بہادری سے دشمن کے حملوں کا جواب دے رہے تھے۔ کئی مواقع پر آپ کو خزرج کا جھنڈا بھی عطا کیا گیا اور کئی دفعہ اوس اور خزرج دونوں کا جھنڈا بھی آپؓ کو دیا گیا۔ غزوہ خندق، صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان میں بھی شامل تھے۔ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے مکہ کی طرف بہت سے دستے روانہ کئے اُن میں سے ایک دستہ کے نگران سعد بن عبادہ تھے۔ راستہ میں ابوسفیان آپؓ کو ملا جو ابھی اسلام نہ لایا تھا۔ سعدؓ نے کہا آج ہم مکہ جارہے ہیں، ہم کعبہ کی حرمت کو پامال کردیں گے اور خون کی ندیاں بہ جائیں گی۔ بعض صحابہ نے یہ بات رسول ﷺ کو بتادی تو آپؐ نے فرمایا کہ آج تو کعبہ کی حرمت قائم کرنے کا دن ہے۔ پھر سعدؓ سے ناراضگی کے طور پر کہا کہ سعد سے جھنڈا لے کر اس کے بیٹے قیس کو دیدیا جائے۔

پندرہ ہجری میں سعدؓ نے وفات پائی۔ بہت بلند اخلاق کے مالک اور بہت فیاض تھے۔ اصحاب صفہ میں سے بعض اوقات اسّی اسّی صحابہ کو ضیافت کیلئے ساتھ لے جاتے۔ اپنی والدہ کی وفات پر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اُن کی خدمت اب کیسے کرسکتا ہوں۔ آپؐ نے ایک کنواں خرید کر وقف کرنے کا ارشاد فرمایا۔ آنحضور ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! تُو سعد بن عبادہ اور اس کی اولاد پر فضل نازل کر۔

حضرت سعد بن معاذ

حضرت سعد بن معاذؓ کا تذکرہ الفضل انٹرنیشنل 27/اکتوبر 2000ء کے اسی کالم میں بڑی تفصیل سے کیا جاچکا ہے۔ ذیل میں صرف ایک اضافی بات پیش ہے کہ آنحضور ﷺ نے ایک بار فرمایا کہ اگر قبر کی تاریکی سے تم میں سے کوئی نجات پاسکتا ہے تو وہ سعد بن معاذ ہے۔ نیز آپؓ کی وفات پر فرمایا کہ سعد کی موت کی وجہ سے آج خداتعالیٰ کا عرش ہل گیا ہے۔

حضرت سعدؓ اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ مَیں بہت کمزور انسان ہوں لیکن تین باتوں پر سختی سے عمل کرتا ہوں۔ اوّل جو بات بھی رسول اللہ ﷺ سے سنتا ہوں اُسے منجانب اللہ سمجھتا ہوں۔ دوم نماز پڑھتے وقت پوری توجہ نماز کی طرف رکھتا ہوں۔ اور سوم جب کسی جنازہ کے ساتھ جاتا ہوں تو اپنا محاسبہ کرتا ہوں اور اپنے آپ کو قبر کے لئے تیار کرتا ہوں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء میں شامل اشاعت مکرم احمد منیب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

وہ میرے قلب و جگر میں مرے لہو میں تھا
مرے قلم کی روانی ، مری نمو میں تھا
وہ باغ لیل و نہاراں کے رنگ و بو میں تھا
نگاہِ ہستیٔ دوراں کے ہر سبو میں تھا
چراغِ مستیٔ ساغر وجود تھا اس کا
وہ مثل سیل رواں اشک آرزو میں تھا
مَیں اُس کے قرب کی راہیں تلاشتا ہی رہا
وہ مثل ابر بہاراں تھا کُو بہ کُو میں تھا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
30th March 2007 – 5th April 2007

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 30th March 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:05	MTA Variety: An Urdu seminar
01:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 399, Recorded on 05/05/1998.
02:55	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Heidelberg, Germany.
03:50	Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 171, Recorded on 30th December 1996.
05:05	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. Recorded on 19th March 2006.
08:05	Le Francais C'est Facile: programme no. 98
08:30	Siraiki Service
09:30	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 21 recorded on 9th December 1994.
10:30	Indonesian Service
11:30	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:05	Tilaawat & MTA News Review Special
13:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
14:10	Dars-e-Hadith
14:25	Bengali Mulaqa'at: a question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Bengali speaking friends. Rec: 07/12/1999.
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00	Friday Sermon [R]
17:05	Interview: An interview with Justice Muhammad Islam Bhatti.
18:05	Le Francais C'est Facile: programme no. 98 [R]
18:30	Arabic Service: Discussion programme about the true concepts of Islam. Rec: 02/03/07.
20:35	MTA International News Review Special
21:10	Friday Sermon [R]
22:10	MTA Travel: a programme featuring a visit to Calgary, Canada.
22:45	Urdu Mulaqa'at: Session 21 [R]

Saturday 31st March 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:00	Le Francais C'est Facile: Lesson no. 98.
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 400, Recorded on 06/05/1998.
02:15	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 30th March 2007.
03:20	Bengali Mulaqa'at: Recorded on 7th December 1999.
04:25	Interview: An interview with Justice Muhammad Islam Bhatti.
05:35	MTA Travel: Calgary, Canada
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:05	Children's class with Huzoor. Recorded on 19th March 2006.
08:10	Seerat Sahaba Masih-e-Maud (as)
08:50	Friday Sermon [R]
09:55	Indonesian Service
10:55	French Service
12:15	Tilaawat & MTA International Jama'at News
12:55	Bangla Shomprochar
14:00	Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme
15:00	Children's class with members of Jamia Ahmadiyya UK with Huzoor. Recorded on 19th March 2006.
16:10	Poem Recital competition
16:55	Question Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 16/02/1997. Part 1.
17:50	Australian Documentary: a visit to Sea World
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam.
20:30	MTA International Jama'at News
21:05	Children's Class [R]
22:15	Seerat Sahaba Masih-e-Maud (as) [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 1st April 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Qur'an Quiz
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 402, recorded on 12/05/1998.
02:30	Kidz Matter
03:05	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 23rd March 2007.
04:00	Poem Recital competition
04:50	Australian Documentary: Sea World
05:25	Seerat Sahaba Masih-e-Maud (as)
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 24th March 2007.
08:20	Learning Arabic: programme no. 24.
08:40	Huzoor's tour of Germany: a programme documenting Huzoor's visit to Germany.
09:05	MTA Travel: a documentary about Sorrento and the Amalfi coast.
09:30	Kidz Matter: kids discussion programme.
10:10	Indonesian Service
11:05	Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 19th January 2007.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Schomprochar
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 30th March 2007.
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 25th March 2007.
16:20	Huzoor's Tours [R]
16:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 1.
17:45	MTA Travel [R]
18:30	Arabic Service
19:35	Kidz Matter [R]
20:30	MTA International News Review [R]
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:40	Huzoor's Tours [R]
23:05	Ilmi Khutbaat

Monday 2nd April 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:10	Learning Arabic: lesson no. 24
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 403, Recorded on 13/05/1998.
02:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 30th March 2007.
03:35	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 1.
04:30	Ilmi Khutbaat
05:25	MTA Travel: Sorrento and the Amalfi Coast
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. Recorded on 14th January 2007.
08:15	Le Francais C'est Facile: programme no. 42
08:55	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 11, Recorded on 17th November 1997.
10:05	Indonesian Service
11:15	Aa'ina: a discussion programme based on allegations made against Islam.
12:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:05	Bangla Schomprochar
14:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 31/03/2006.
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:15	Medical Matters
16:50	Seerat Sahaba Rasool (saw)
17:25	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30	Arabic Service: featuring speeches from Jalsa Salana Kababir.
19:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 407, Recorded on 27/05/1998.
20:40	MTA International Jama'at News
21:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:25	Friday Sermon: recorded on 31/03/2006 [R]
23:15	Seerat Sahab Rasool (saw) [R]

Tuesday 3rd April 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05	Learning French: Lesson no. 42
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 407, Recorded on 27/05/1998.
02:30	Friday Sermon: recorded on 31/03/2006.
03:40	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 11, recorded on 17th November 1997.
04:45	Aaina
05:25	Medical Matters [R]
06:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 20th January 2007.
08:15	Learning Arabic: Programme no. 24
08:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 2.
09:15	MTA Variety: an Urdu discussion
09:55	Indonesian Service
10:50	Sindhi Service
12:10	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:10	Jalsa Salana Belgium 2004: Concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 12th September 2004.
15:05	MTA Variety [R]
15:40	Learning Arabic: Programme no. 24 [R]
16:05	Bustan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
17:40	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:20	MTA Variety: discussion [R]
22:55	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 4th April 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:05	Learning Arabic: Programme no. 24
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 408. Recorded on: 28/05/1998.
02:30	Jalsa Salana Canada 2006–
03:00	MTA Variety: Discussion
03:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 2.
04:30	MTA Variety: Discussion [R]
05:15	MTA Travel: a visit to San Francisco
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:00	Jamia Ahmadiyya class with Huzoor, recorded on 21st January 2007.
08:05	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:40	Australian Documentary: a programme about gardens.
09:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st March 1996.
10:10	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	Ilmi Khitabaat
14:55	Jalsa Speeches: speech delivered by Atta-ul Mujeeb Rashid, recorded on 26th July 1997 on the occasion of Jalsa Salana UK.
16:00	Jamia Ahmadiyya Class [R]
16:50	Question and Answer Session [R]
17:55	Lajna Magazine
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 409, recorded on 02/06/1998.
20:30	MTA International News Review
21:05	Jamia Ahmadiyya Class [R]
22:10	Jalsa Speeches [R]
23:15	Ilmi Khitabaat

Thursday 5th April 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Lajna Magazine
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 409, recorded on 02/06/1998.
02:35	The Philosophy of the Teachings of Islam
03:00	Hamari Kaa'enaat
03:25	Ilmi Khitabaat
04:15	Lajna Magazine
04:45	Australian Documentary
05:20	Jalsa Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 27th January 2007.
08:05	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session 17. Recorded on 15/05/1994.
09:20	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Germany.
09:55	Indonesian Service
11:00	Al Maa'idah
11:40	Dars-e-Hadith
12:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05	Bengali Service
14:05	Seerat-un-Nabi (saw)
14:45	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 172, recorded on 31st December 1996.
16:00	Huzoor's Tours [R]
16:25	English Mulaqa'at [R]
17:35	Poem Recital competition
18:30	Arabic Service
20:30	MTA News Review
21:05	Tarjamatul Qur'an Class, Session: 172 [R]
22:25	Seerat-un-Nabi (saw)
23:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT***

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 | Friday March 23, 2007 | Issue No. 12

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

اسلام کے سفیر

ہمارے محبوب آقا امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5/جولائی 2005ء کے خطبہ جمعہ میں دنیا بھر کے احمدیوں کو سفیر اسلام کا اعزازی خطاب عطا کر کے جماعت احمدیہ کی 116 سالہ اجتماعی زندگی کی اعجازی تصویر کھینچ دی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ مسیحیت کے پہلے ہی سال سلسلہ بیعت میں داخل ہونے والے عزیزوں کو مخاطب کرتے ہوئے نصیحت فرمائی:۔

”اے میرے دوستو جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں اُن باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سُننی پڑیں گی اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔...... یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے...... ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سوائے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ“۔ (ازالہ اوھام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 546-547 مطبوعہ لندن)

”چاہئے کہ اسلام کی ساری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو۔ اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کو دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔ توحید پر قائم رہو اور نماز کے پابند ہو جاؤ اور اپنے مولیٰ حقیقی کے حکموں کو سب سے مقدم رکھو اور اسلام کے لئے سارے دکھ اٹھاؤ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران :103)“۔

(ازالہ اوہام۔ طبع اول صفحہ 835 اشاعت وسط 1891ء۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 552)

خدا کے فضل خاص اور اس کی دی ہوئی توفیق سے آخرین کا یہ مقدس گروہ اسلام کی چلتی پھرتی تصویر بن کر کس طرح ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اس کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے دنیا کے فرزانے بھی متحیر ہیں۔ یقیناً یہ معجزہ خدا کے فرستادوں کی قوت قدسی کے بغیر رونما نہیں ہو سکتا اور صرف نبی اور اس کے خلیفہ برحق کی ربّانی آواز ہی ہے جو کروڑوں مُردوں میں نئی زندگی کی روح پھونک سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس انقلاب عظیم کا فلسفہ کیا ہی ایمان افروز پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ ؎

وہ دکھاتا ہے کہ دیں میں کچھ نہیں اکراہ وجبر
دیں تو خود کھینچے ہے دل مثلِ بتِ سیمیں عذار
پس یہی ہے رمز جو اُس نے کیا منع از جہاد
تا اٹھاوے دیں کی راہ سے جو اٹھا تھا اک غبار
تا دکھادے منکروں کو دیں کی ذاتی خوبیاں
جن سے ہوں شرمندہ جو اسلام پر کرتے ہیں وار

”نمازِ قیادت“ کی عالمی تحریک

جماعت اسلامی کا حاشیہ بردار اور ناقوس خصوصی ”نوائے وقت“ ”سرراہے“ کے کالم میں نہایت بے بسی کے عالم میں رقمطراز ہے:

”افسوس ہے کہ اس وقت عالم اسلام کا کوئی لیڈر نہیں ہے اور مسلمان ممالک کے اکثر حکمران امریکہ کے پٹھو بنے ہوئے ہیں۔ اس صورت میں اللہ ہی سے دعا کی جا سکتی ہے کہ وہ عالم اسلام کو مخلص قیادت عطا فرمائے جو صرف مسلمانوں کے مفاد کو سامنے رکھے، اپنے ذاتی مفاد کا خیال نہ کرے۔ جس طرح مسلمان بارش نہ ہونے پر نماز استسقاء ادا کرتے ہیں اسی طرح تمام دنیا کے مسلمانوں کو ”نمازِ قیادت“ ادا کرنی چاہئے اور اللہ سے رو رو کر دعا کرنی چاہئے کہ وہ انہیں مخلص لیڈر شپ عطا فرمائے۔ آمین“۔

(شمارہ 16/دسمبر 2003ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو اُن کے نزدیک واجب الاطاعت ہے“۔ (پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 455 مطبوعہ لندن)

خدا کی ازلی سنّت کی رو سے ضرورت زمانہ مامور وقت کی حقانیت کا عظیم ثبوت ہوتا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے 1908ء میں درد دل کے ساتھ دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی:۔

”اے بندگان خدا آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب امساک باراں ہوتا ہے اور ایک مدت تک مینہ نہیں برستا تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئیں بھی خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین کے ہاتھوں میں جوش پیدا کرتا ہے اسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے یعنی خدا کی وحی، وہی سفلی عقلوں کو تازگی بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی اس روحانی پانی کا محتاج تھا۔ مَیں اپنے دعویٰ کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مَیں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں .... نہ صرف یہ کہ مَیں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے“۔ پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 486-487 مطبوعہ لندن)

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

شرمناک تحریف

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 13/فروری 2004ء کے خطبہ جمعہ میں نہایت پُرشوکت الفاظ میں تاریخ پاکستان کے اس سنہری باب کی طرف اشارہ فرمایا جب فرزندان احمدیت نے اپنے محبوب وطن کی خاطر ہمیشہ دوسروں سے بڑھ کر قربانیاں دی ہیں اور صف اوّل میں کمال شجاعت کے مثالی جوہر دکھائے ہیں جن کے نمونے پاکستانی احمدی ہمیشہ پیش کرتے رہیں گے۔

یہ وہ حقیقت ہے جس کا اعتراف احمدیت کے بدترین معاند شورش کاشمیری کو بھی 1965ء کی جنگ ہندو پاک کے دوران کرنا پڑا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے رسالہ ”چٹان“ مورخہ 13/ستمبر 1965ء کے صفحہ 6 پر ”بڑھے چلو بڑھے چلو“ کے ولولہ انگیز عنوان سے گیارہ اشعار پر مشتمل ایک پُرجوش نظم سپرد اشاعت کی جس کا دوسرا شعر یہ تھا کہ ؎

دہلی کی سرزمیں نے پکارا ہے ساتھیو
اختر ملک کا ہاتھ بٹاتے ہوئے چلو

قارئین یہ معلوم کر کے حیرت زدہ رہ جائیں گے کہ ان کے خلف رشید مسعود شورش نے جنوری 1996ء میں ادارہ ”الفیصل“ اردو بازار لاہور کے تعاون سے کلیات شورش کاشمیری شائع کی ہے جس میں اس شعر کے دوسرے مصرعہ میں یہودیانہ تحریف کر کے مندرجہ ذیل الفاظ میں بدل دیا ہے:

”میر سپاہ کا ہاتھ بٹاتے ہوئے چلو“

(کلیات صفحہ 476)

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

”فاتح قادیانیت“ کی طرف سے شکست کا عملی اعتراف

حال ہی میں نوائے وقت نیشن کے زیر اہتمام ایک سیمینار لاہور میں منعقد ہوا جس میں خطاب کرتے ہوئے صوبائی ویز پنجاب پیر غلام محی الدین صاحب چشتی نے اُمّت مسلمہ کا مرثیہ پڑھتے ہوئے فرمایا:

”فرقہ پرستی اور انتہا پسندی کا ناسور پوری امت کے لئے وبال بن گیا ہے آج ہم تباہی اور ہلاکت کے دہانے پر کھڑے ہیں“۔

اس کے بالمقابل تحریک احمدیت خونی طوفانوں کو چیرتے ہوئے رفعتوں کی طرف برق رفتاری سے رواں دواں ہے اور جیسا کہ الحاج عبدالوہاب عسکری، ایڈیٹر ”السلام البغدادیہ“ عراق نے ”مشاہداتی تحت سماءالشرق“ مطبوعہ 1951ء میں اعتراف کیا ہے کہ احمدیوں کے عظیم الشان کارناموں میں ایک عظیم کام یورپ، امریکہ اور افریقہ کے مختلف شہروں میں تبلیغی مراکز اور مساجد کا قیام ہے اور یہ مراکز اور مساجد ان کی ان عظیم خدمات کی منہ بولتی تصویر ہے جو وہ پہلے اور اب بجا لا رہے ہیں اور اس امر میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ان کے ہاتھوں اسلام کا ایک تابناک مستقبل وابستہ ہے“۔ (ترجمہ)

فیصل آباد کے معاند احمدیت اور مدیر رسالہ ”المنبر“ جناب مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب نے بھی یہ برملا تسلیم کیا کہ:

”مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر ...... پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے ......اور ان کا اثر اور رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہیں ......لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان کے اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔ تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ ان کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ وہاں ان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس اور امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنسدان ربوہ آتے ہیں اور دوسری جانب 1953ء کے عظیم ترہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا 1956-57ء کا بجٹ پچیس لاکھ روپیہ کا ہو“۔ (المنبر 22/ فروری 1956ء)

یہ 1956ء کی بات ہے اور 2004ء میں جبکہ خلافت خامسہ کے انقلابی دور کے آغاز سے برکات و فتوحات کے عالمی دروازے کھل رہے ہیں جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں لاکھوں سے نکل کر اربوں تک پہنچ گئی ہیں ؎

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

ان واضح حقائق کے باوجود پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے پرستاروں نے ان کی کرامت یہ بھی بتائی کہ انہوں نے ”فتنۂ قادیانیت“ کی بیخ کنی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان سے قبل پادری عبدالحق، عبداللہ معمار اور مُلّا چنیوٹی اپنے تئیں فاتح قادیان یا فاتح ربوہ کے مضحکہ خیز خطاب سے موسوم کر کے اپنی دکانوں کو چمکاتے تھے لیکن اس سیمینار میں جناب پیر صاحب کو بھی بعض مقررین نے ”فاتح قادیانیت“ کا لقب عطا فرمایا اور خوشخبری سنائی کہ قلعۂ قادیانیت کے فاتح کی خدمات کے اعتراف میں

باقی صفحہ نمبر 3 پر ملاحظہ فرمائیں